

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ نَزَلَ إِلَيْنَا الْكِتَابَ

بِسْمِ اللَّهِ

مختار محمد داؤد غزنوی

مختار محمد اسماعیل سلفی



لاہور
ہفت روزہ
ہفت روزہ
پاکستان
کارتھال

مکتبہ جمعیت

شمارہ: 33

۲۸ تا ۲۹ ذیقعد ۱۴۳۵ھ 29 اگست تا 4 ستمبر 2014ء

جلد: 45



ہم پارلیمنٹ اور آئین پر
نقب نہیں لگنے دیں گے

امیر محترم شجاع الدین رحیم



مسیح دجال

منکرینِ حدیث
سے
چند سوالات!

قربِ قیامت کی ایک بڑی نشانی!



حقیقی خسارہ

اسباب و عوامل
اور بچاؤ کا نسخہ!

● نو مولود کا نام رکھنے کے آداب.....؟؟

● ناجائز حمل کا اسقاط.....؟؟

پروفیسر احمد حماد

درس قرآن

قیام امن

﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (الانفال: ۶۱)

”اگر وہ امن صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی صلح کی طرف جھک جائیں (نری دکھائیں) اور اللہ پر بھروسہ رکھیں یقیناً وہ بہت سننے جاننے والا ہے۔“

امن عامہ اور ملک میں استحکام اللہ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعہ تمام انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص وہ تمام بنیادی اصول عطا فرمادیے ہیں جن کی بنیاد پر ایک صالح، پر امن اور مطمئن معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ شریعت مطہرہ کے ذریعہ نبی کریم ﷺ نے عملاً ایسا معاشرہ قائم کر کے مثال قائم کر دی اور واضح فرمادیا کہ تمہارے آپس کے جھگڑوں اور لڑائیوں کا اطمینان بخش اور دیر پا حل صرف اور صرف اس میں مضمر ہے کہ تم اللہ وحدہ کی طرف لوٹ آؤ اور اسی کی بتائی ہوئی تعلیمات کے ذریعے امن قائم کرو۔ قرآن کریم نے تخریب کار عناصر سے نمٹنے کے لیے واضح تعلیمات اور احکامات نازل فرمائے ہیں:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ جِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (المائدة: ۳۳)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں بد نظمی و فساد کے لیے کوشاں رہتے ہیں ان کا بدلہ تو یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں ملک بدر کر دیا جائے یہ تو ان کی دنیوی ذلت ہے جبکہ آخرت میں ان کے لیے بھاری عذاب ہے۔“

جبکہ دوسری طرف حکمرانوں کی طرف سے سیاسی قوت کا غلط استعمال قیام امن کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے:

﴿طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ (محمد: ۲۱)

”تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔“

ان قرآنی قوانین کا نفاذ یعنی ہٹ دھرمی سے باز آ کر بھلائی کے خواہش مند افراد سے بات چیت رعایا میں تخریب کار عناصر کو سزا اور حکمرانوں کا سیاسی قوت کے غلط استعمال سے اجتناب ملکی و معاشرتی استحکام اور قیام امن کا ضامن ہے۔

درس حدیث

دور جاہلیت کے چار کام

((عن أبي سمالك الأشعري قال: قال رسول الله ﷺ: "أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ؛ الْفَخْرُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنَّجُومِ، وَالنِّبَاحَةُ وَقَالَ النَّبَاحَةُ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمًا وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.)) (رواه مسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں دور جاہلیت کے چار کام ہیں جنہیں وہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں: حسب و نسب میں فخر کرنا اور نسب یعنی خاندان میں طعنہ دینا، ستاروں سے بارش مانگنا اور میت پر رونا۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”رونے والی اگر اپنی موت سے پہلے تو بہنیں کرتی تو قیامت کے دن اسے (اللہ کے دربار میں) کھڑا کیا جائے گا اس حال میں کہ اس کا لباس گندھک کا ہوگا اور اس پر چادر خارش کی ہوگی۔“ (مسلم)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ میں دور جاہلیت کے تمام رسم و رواج ختم کرنے آیا ہوں۔ مگر میری امت جاہلیت کے چار کام چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتی جن کے ادا کرنے میں سراسر نقصان ہے اور آخرت میں رسوائی ہوگی۔ پہلا کام حسب و نسب پر فخر کرنا ہے۔ اس معاشرے میں ہر کوئی اپنی بڑائی بیان کرتا ہے اور اپنے سوا ہر ذات برادری کو اپنے سے کم تر خیال کرتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کے حسب و نسب میں طعنہ زنی کرتا ہے اور دوسروں کو حقیر خیال کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ کریم نے قرآن پاک میں واضح طور پر اس مذموم فعل سے روکا ہے اور فرمایا کہ ہم نے تمہیں خاندانوں اور قبیلوں سے تقسیم کیا تاکہ تم پہچانے جاسکو کہ تم میں عزت والا صرف وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ کے ہاں عزت اسی کی ہے جو اس سے تعلق رکھتا ہے، خاندانی برتری کوئی چیز نہیں۔ تیسرا جہالت کا کام ستاروں کے حساب سے بارش طلب کرنا ہے۔ جاہلیت کے دور میں لوگ خیال کرتے تھے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے۔ اسلام نے اس کی نفی کی اور یہ بتا دیا کہ صرف اللہ ہی بارش نازل کرتا ہے۔ چوتھی چیز میت پر نوحہ و بین کرنا ہے جس کا مطلب ہے کہ مرنے والے کے وارث اللہ کی رضا پر راضی نہیں ہیں اور کسی عزیز کی وفات پر اور جاہلیت کی طرح آہ و بکا اور غلط کلمات زباں پر لاتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ کسی عزیز کی وفات پر صبر کرنا اور اپنے آپ کو نوحہ گری سے روک لینا مسلمان کی خصلت ہونی چاہیے۔ پھر آپ ﷺ نے نوحہ کرنے والے مرد و عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اسے دربار الہی میں کھڑا کیا جائے گا اور اسے گندھک کا لباس پہنایا جائے گا۔ چونکہ گندھک کو بڑی جلدی آگ اپنی پلیٹ میں لے لیتی ہے یعنی اسے تکلیف دہ عذاب ہوگا اور جسم پر خارش کی چادر ہوگی یعنی اس کے جسم پر خارش اور گندھک کی آمیزش سے آگ کا عذاب دوچند ہو جائے گا۔ اللہ ہر مسلمان کو اس عذاب سے محفوظ فرمائے۔ (آمین!)

عوام بیدار رہیں!

اہل وطن شاہد ہیں کہ 14 اگست کو ہر سال سیاسی و مذہبی جماعتیں یوم آزادی پورے جوش و خروش سے منایا کرتی تھیں اور یہ دن پوری قوم کے لئے اتحاد و یکجہتی کا حوالہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب کے بارعمران خان نے اس دن کو بھی متنازع بنا دیا ہے۔ چند روز سے عمران خان ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کردہ ایئر کنڈیشنڈ کنٹینرز اور طاہر القادری نے دو کروڑ روپے کے ایئر کنڈیشنڈ کنٹینرز پر اپنے کارکنوں کے ہمراہ اسلام آباد میں پڑاؤ ڈال رکھا ہے۔ کارکن عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بارش یا دھوپ کے موسم میں کھلے آسمان تلے بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے لیڈر اپنے اپنے کنٹینرز میں زندگی کی تمام سہولتوں کے ساتھ آرام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں اور جب جی چاہتا ہے سونے اور کھانے کے لئے عمران خان اپنے محل بنی کالا چلے جاتے ہیں۔ بہت شور سنتے تھے کہ وہ دس لاکھ افراد جمع کر کے اس وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے یعنی میاں نواز شریف استعفیٰ دیں اور قومی حکومت قائم کی جائے۔ مگر تجزیہ نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ چند ہزار لوگوں کو لانے میں کامیاب ہو سکے۔ اس طرح ان کے غبارے سے ہوا نکل چکی ہے اور حکومت پر ”دباؤ“ بھی کم ہو گیا ہے۔ باشعور قوم نے نام نہاد انقلاب مارچ اور نام نہاد آزادی دھرنے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کے باوجود حکومت آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ مگر تادم تحریر عمران خان اور طاہر القادری مذاکرات نہ کرتے ہوئے ریڈزون، پارلیمنٹ اور وزیراعظم ہاؤس کی طرف بڑھنے کا الٹی میٹم دے رہے ہیں اور حکومت نے ریڈزون کی حفاظت کے لئے 30 ہزار پولیس کانسٹیبلز اور ریجنز تعینات کئے تھے۔ اب عمران خان اور طاہر القادری کے غیر جمہوری، غیر قانونی اور جارحانہ رویہ کے پیش نظر حکومت نے دس ہزار پولیس کے افراد مزید طلب کر لئے ہیں۔ تاکہ ریڈزون کی حدود میں انتظامی عمارات کی حفاظت کی جائے اور کسی قسم کے تصادم کو روکا جاسکے۔ تمام انتظامات کے باوجود حکومت نے ہجوم کو آزادی کے ساتھ پارلیمنٹ تک جانے میں رکاوٹ نہیں ڈالی۔

دریں اثناء عمران خان نے اپنی بڑی ”اہم“ تقریر میں سول نافرمانی کا اعلان کر دیا ہے اور کہا کہ لوگ پانی، گیس اور بجلی کے بل نیز ٹیکس ادا نہ کریں۔ سول نافرمانی کی تحریک کو سیاسی جماعتوں، وکلاء، تاجروں اور عام لوگوں نے مسترد کر دیا ہے۔ پاکستان بار کونسل نے اعلان کیا کہ سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا اعلان غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔

پاکستان چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے اپنے اجلاس میں سول نافرمانی کی کال کو مسترد کرتے ہوئے اسے معیشت تباہ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی نے اسلام آباد میں عمران خان اور طاہر القادری کی جانب سے دیئے گئے دھرنوں کو غیر جمہوری اور غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اس عمل کی شدید مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ان غیر جمہوری سرگرمیوں کو فوراً ختم کیا جائے اور سول نافرمانی کی تحریک کے اعلان پر عمران خان کے خلاف غداری کا مقدمہ قائم کیا جائے۔ نیز عمران خان کی طرف سے بلوچستان اسمبلی توڑنے کے مطالبے کی مذمت کی۔ 1930ء میں گاندھی نے ہندوستان میں انگریز کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک شروع کی تھی۔ عمران خان کا کہنا ہے کہ ہم گاندھی کے فارمولے پر چلیں گے۔ وہ ایئر کنڈیشنڈ کنٹینرز میں سفر نہیں کرتا تھا، وہ تو شوروروں کی جھلیوں میں جا کر ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا تاکہ وہ اسلام قبول نہ کر لیں۔ تم تو مسلمان ہو تمہیں گاندھی کی پیروی کی بجائے اسلام کے اصولوں پر چلنا چاہیے اور ملک میں فتنہ و فساد کی فضا پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ ملک کے استحکام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ ملک میں آئین کی حکمرانی، جمہوریت کے استحکام اور اقتصادی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہو اور سیاسی و دینی جماعتیں آئین کے دائرہ میں کام کریں۔ عمران خان نے سرکاری ملازمین سے کہا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پر نہ آئیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عمران خان ملک کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔

عمران خان نے یہ بھی کہا ہے کہ بیرون ملک پاکستانی اپنی رقوم پاکستان نہ بھیجیں۔ یہ تو ان خاندانوں کے

بدر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی
اس شمارہ میں

مجلس
ادارت

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 سجاد جلال، قیامت کی ایک ہی نشانی
- 9 مکتبہ انکار حدیث
- 10 رسول اللہ کی کامیابی کا ایک نمایاں پہلو
- 12 قادیان میں دوسرا جلسہ
- 13 توبہ..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل
- 15 خسارہ کے اسباب
- 18 نامور اجدید ادیب مولانا عبدالعلیم شرر
- 20 یاد و نشان
- 21 تبرہ کتب
- 22 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل رزمینہ کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اسل حدیث“
چوک اسل حدیث (المعرف بتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی بی	535/- روپے
بیرونی نمائندے	5500/- روپے
نی پرنچ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لٹریچر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ساتھ دشمنی کے مترادف ہے جن کے عزیز روزگار کے سلسلہ میں بیرونی ممالک میں ہیں اور وہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے گھریلو اخراجات کے لئے رقم بھیجتے ہیں۔ پھر ان قوم سے ملک کو زرمبادلہ بھی میسر آتا ہے۔ عمران خان نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ٹیکس ادا نہ کریں، ایسے ہی حالات میں IMF نے پاکستان کے ساتھ قرضوں کے حصول کے لئے مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے کہ جب حکومت ٹیکس وصول نہ کر سکے گی تو قرضوں کی واپسی کیسے ہوگی؟ عمران خان کا نظریہ یہ ہے کہ ہم حکومت کو کام کرنے نہیں دیں گے۔ جبکہ بیرونی دشمن یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی نہ کرے اور سسٹم تہہ و بالا ہو کر رہ جائے۔

یہ بات تو عام ہے کہ عمران خان آئے روز پیٹریے بدلتا رہتا ہے۔ لاہور سے جب اسلام آباد کے لئے روانہ ہوتا تھا اس نے کہا کہ میں نواز شریف سے استعفیٰ لینے جا رہا ہوں۔ اسلام آباد پہنچ کر یہ بھی کہا کہ قومی حکومت بنائی جائے۔ پھر سول نافرمانی کی تحریک کا اعلان کر دیا۔ وہ اگر میاں نواز شریف کو وزارت عظمیٰ سے ہٹانا چاہتے ہیں تو پارلیمنٹ میں تحریک عدم اعتماد لائیں۔ پھر انہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کی حیثیت کیا ہے؟ 342 کے باؤس میں 40 ممبران کے بل بوتے پر یہ مطالبہ کیا معنی رکھتا ہے؟ عوامی مینڈیٹ پر ”حملہ“ کرنا انقلاب نہیں سازش ہے۔ آئینی تبدیلی کا مقام پارلیمنٹ ہے ملک کا کوئی چور ہا نہیں۔

طاہر القادری کینیڈا کے شہری ہیں کبھی کبھی یہاں ہلچل پیدا کرنے کے لئے چکر لگا لیتے ہیں۔ عوام کو صحت اور تعلیم کی بنیادی سہولتیں، ضروریات زندگی کی اشیاء سستی کرنا، انتخابی اصلاحات اور دہشت گردی کا خاتمہ یہ بھی ان کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ ان مسائل کا حل ہونا چاہیے۔ اس کا حل احتجاج یا دھرنا نہیں بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر حل نکالنا چاہیے۔ استعفیٰ کی بجائے مہنگائی، بیروزگاری، لوڈ شیڈنگ اور دیگر ایشوز پر بات ہونی چاہیے اور حل ڈھونڈنا چاہیے۔ طاہر القادری منہاج القرآن کے اراکین سے بیرونی ممالک سے صدقہ و خیرات اور عطیات جمع کرتے ہیں تاکہ غریبوں، یتیموں اور یتیموں کی فلاح و بہبود میں خرچ کیا جائے۔ لیکن یہ فنڈز انٹرنیشنل کنٹینرز بنانے اور حکومت گرانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس وقت وطن عزیز انتہائی سنگین حالات سے دوچار، تعلیمی، معاشی اور کاروباری زندگی تعطل کا شکار ہے۔ روزانہ اربوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ ایک طرف روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والے افراد بیکار ہو گئے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو بغاوت اور انارکی پر ابھارا جا رہا ہے۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ دھرنا سیاست سے حکومتیں گرانے کی ریت چل نکلی تو پھر ملک میں تباہی اور انارکی کا خاتمہ ناممکن ہوگا۔ تمام محبت وطن مذہبی و سیاسی جماعتیں مارشل لاء کے خلاف متفق ہیں۔ عمران اور طاہر القادری غیر ملکی ایجنڈا کے لئے کام کر رہے ہیں۔ قوم وطن عزیز میں اغیار کے ایجنٹوں کو قطعاً کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ امریکی سرپرستی میں سیکورقوتوں کو آگے لانے کی پالیسی کا مقصد ملک میں ملکی اور نظریاتی سرحدات کو کمزور کرنا ہے۔ مصر، الجزائر والی ریہرسل ملک میں کروائی جا رہی ہے لیکن بیرونی طاقتیں اور ایجنٹ غیور اور بیدار عوام کے سامنے سرنڈر ہو گئے۔ (ان شاء اللہ) ضرورت یہ ہے کہ عوام اب بیدار رہیں۔ اور سول نافرمانی کی تحریک کو یکسر مسترد کر دیں۔ (20 اگست 2014ء)

ہم پارلیمنٹ اور آئین پر نقب نہیں لگنے دیں گے۔

- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ
- پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا دینے والے سیاسی طالبان ہیں۔ ○ سیاسی طالبان سے سختی کے ساتھ نمٹنے کا وقت آ گیا ہے۔
- حکومتی چلک سمجھ سے بالاتر ہے۔ ○ ہم پارلیمنٹ اور آئین پر نقب نہیں لگنے دیں گے۔
- عورتوں کو ڈھال بنانے والے بزدل ہیں۔ ○ عمران خان اور طاہر القادری جی ایچ کیو سے اُمیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔
- اب کوئی فوجی طالع آزمائش نہیں آئے گا۔ ○ تشدد اور بدزبانی کہاں کی جمہوریت ہے؟

20 اگست 2014ء

عالم اسلام اسرائیلی دہشتگردی کیخلاف آواز بلند کرے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

مشترکہ فوج تشکیل دی جائے تاکہ کفر کی جارحیت کا مشترکہ طور پر منہ توڑ جواب دیا جاسکے۔

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ و رکن قومی اسمبلی حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ پاکستان بالخصوص عالم اسلام اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کریں اور مسلم امہ غزہ کے بے گناہ مظلوم مسلمانوں کے دکھ کا احساس کریں اور اسرائیلی جارحیت کو روکنے کے لیے مشترکہ دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کریں اور مسلم امہ غزہ کے بے گناہ مظلوم مسلمانوں کے دکھ کا احساس کریں اور اسرائیلی جارحیت کا مشترکہ طور پر منہ توڑ جواب دیا جاسکے، سیاسی نکراد اور طور پر حکمت عملی طے کریں۔ عالم اسلام اپنی مشترکہ فوج تشکیل دے تاکہ کفر کی کسی بھی جارحیت کا مشترکہ طور پر منہ توڑ جواب دیا جاسکے، سیاسی نکراد اور تصادم سے مسائل میں بہتری آنے کی بجائے الجھاؤ پیدا ہوگا۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
رابطہ: نماز عصر
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
ہاماز مغرب
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

نام رکھنے کے آداب

سوال دین اسلام میں زندگی گزارنے کیلئے مکمل ہدایات موجود ہیں، نومولود کا نام رکھنا بھی زندگی کا ایک حصہ ہے، اس کے متعلق شرعی ہدایات کیا ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں ان کی وضاحت کر دیں؟؟

جواب ہمارا معاشرہ مغربی تہذیب سے بہت متاثر ہے، کچھ لوگ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اہل مغرب کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھنا پسند کرتے ہیں حالانکہ ان میں اکثر نام مہمل بلکہ ان سے غیر سنجیدگی پکیتی ہے، کچھ تو ہنسی اور مذاق کا ذریعہ ہوتے ہیں، جبکہ ہماری اسلامی تہذیب میں ایچھے، ذومعنی اور خوبصورت نام رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”قیامت کے دن تمہیں تمہارے اپنے اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا اس لئے تم ایچھے نام رکھا کرو۔“ (ابوداؤد، الادب: ۴۹۳۸) اس حدیث کی سند کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث صحیح ہے۔“ (فتح الباری ص ۵۷۵ ج ۱۰) اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”بے شک تمہارے ناموں میں سے اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“ (مسلم، الادب: ۲۱۳۲)

چونکہ عبداللہ اور عبدالرحمن جیسے ناموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف عبودیت کی نسبت اور اس کا اظہار ہے، تو اس بندے کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اٹھتے بیٹھتے وقت اس عالی نسبت سے پکارا جائے۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو بھی پسند کرتے تھے کہ انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھے جائیں جیسا کہ خود آپ نے اپنے لخت جگر کا نام ”ابراہیم“ رکھا تھا۔ (بخاری، الادب: ۶۱۹۳)

اس سلسلہ میں آپ کا ارشاد گرامی بھی کتب احادیث میں مروی ہے، آپ نے فرمایا: ”تم انبیاء کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھا کرو۔“ (ابوداؤد، الادب: ۴۹۵۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام انبیاء کرام ﷺ کے نام ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر: ۲۶۴۳) حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ جب حضرات انبیاء کرام تمام انسانوں کے سردار اور اخلاق و کردار کے اعلیٰ نمونہ ہیں اور ان کے نام بھی بہترین ہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو انبیاء ﷺ کے نام تجویز کرنے کی ترغیب دی ہے۔ (زاد المعاد ص ۳۱۲ ج ۲)

رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب کے متعلق فرمایا: ”بلاشبہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور اپنے سے پہلے نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھتے تھے۔“ (صحیح مسلم، الادب: ۲۱۳۵) کچھ ایسے نام ہیں جو اسلامی تہذیب کے خلاف ہیں، ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ برے ناموں کے اصول حسب ذیل ہیں:

① توحید کے منافی: ایسے نام ناجائز ہیں، جن میں شرک کا شائبہ اور ان میں غیر اللہ کیلئے بندگی کا اظہار ہو جیسے عبدالعزیٰ، عبدالکعبہ وغیرہ۔
② کسی بزرگ کی طرف منسوب نام: کچھ لوگ جو اولاد سے محروم ہوتے ہیں وہ نذر مانتے ہیں کہ ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ہم اسے بزرگوں کی طرف منسوب کریں گے، ایسا نام بھی حرام ہے، جیسے پیراں دتا، غوث بخش اور غلام فرید وغیرہ۔

③ تزکیہ نفس اور ذاتی نیکو کاری کی نمائش: ایسے نام جن میں ذاتی ستائش یا تزکیہ نفس یا برتری کا معنی نمایاں ہو، ایسے ناموں سے بھی احتراز کرنا چاہیے، جیسے برہ، متقی وغیرہ۔
④ نافرمانی کا معنی نمایاں ہو: ایسے نام جن میں بغاوت، سرکشی اور نافرمانی کے معنی ہوں، ان کا انتخاب بھی مکروہ ہے جیسے عاص اور عاصیہ وغیرہ۔

بہر حال ایسے ناموں سے گریز کیا جائے جو مزاج توحید کے خلاف ہوں، جن سے تذلیل اور غیر سنجیدگی مترشح ہو، جو مذاق کا ذریعہ، ان سے بدخلقی اور بد مزاجی کی بو آتی ہو یا انسانی عظمت و وقار کے خلاف ہوں۔ ایسے نام بھی ممنوع ہیں جو یہود و نصاریٰ کے ناموں سے مشابہت رکھتے ہوں اور وہ بے معنی ہوں۔ کافر بادشاہوں کے نام رکھنا بھی حرام ہیں مثلاً چنگیز خاں، نوشیرواں تیمور اور کسری وغیرہ۔ اسی طرح معاشرہ میں برے اور کرپٹ لوگوں کے ناموں سے اجتناب کیا جائے، اگر کوئی دانستہ یا نادانستہ طور پر نا پسندیدہ نام رکھ لیتا ہے تو اسے ایچھے نام سے بدل دینا ضروری ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ، برانا نام بدل دیتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل حقائق سے معلوم ہوتا ہے:

☆ نذیب کا نام بردہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام نذیب تجویز فرمایا۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جلیلہ رکھ دیا۔

☆ احرم نامی شخص کا نام زرعہ رکھا گیا تھا۔ (ابوداؤد، الادب: ۴۹۵۴)

چونکہ بُرے ناموں کے اثرات انکی شخصیت پر مرتب ہوتے ہیں بلکہ ان کی اولاد میں بھی سرایت کر سکتے ہیں لہذا بُرے ناموں کو بدلنے میں ہی عافیت ہے۔ (واللہ اعلم)

ناجائز حمل کا اسقاط

سوال

ہمارے معاشرہ میں رسوائی اور بدنامی سے بچنے کے لئے ناجائز حمل کو گرا دیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا قتل ناحق ہے اور کیا ڈاکٹر اور نرسوں کو اس سلسلہ میں تعاون کرنا چاہیے، کتاب و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں؟؟

جواب

مغربی ممالک میں زنا کے ارتکاب کے بعد حاملہ ہونے کی صورت میں ناجائز حمل کو ساقط کر دیا جاتا ہے کیونکہ زانی مرد اور عورت کو جنسی تلذذ سے سروکار ہوتا ہے، انہیں بچے اور حمل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارے اسلامی ممالک میں جنسی جرائم بڑی تیزی سے پھیل رہے ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ روشن خیالی، مخلوط تعلیم اور جنسی آزادی کی آڑ میں عریانی اور زنا کاری کی کثرت ہے۔ بدکاری کے نتیجے میں اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کی تلافی کیلئے بہت سی تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں، ادویات وغیرہ کے استعمال سے فوراً رحم کی صفائی کر دی جاتی ہے، خاندان کو بدنامی سے بچانے کیلئے لوگ دوطریقے عمل میں لاتے ہیں۔

☆ زانی مرد سے دوران حمل حاملہ کا نکاح کر دیا جاتا ہے تاکہ اس فعل بد پر پردہ پڑ جائے اور دنیا کے سامنے رسوائی نہ ہو۔

☆ زانیہ کے حمل کو ضائع کر دیا جاتا ہے خواہ اس میں روح بھی کیوں نہ پڑ چکی ہو، اس کیلئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ دوران حمل زانیہ کا نکاح حرام ہے تاکہ وہ بچہ جنم دے لے، وضع حمل کے بعد اس کا نکاح جائز ہے خواہ زانی سے ہی کر دیا جائے۔ اس طرح اگرچہ زنا کا ارتکاب ایک سنگین جرم ہے لیکن اس سے بڑا گناہ اسکے حمل کو ساقط کرنا اور بچے کو ناحق قتل کرنا ہے۔ محض چند ٹکوں کی خاطر ڈاکٹروں، نرسوں اور دانیوں کو ایسے فعل سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بعض اوقات جائز حمل کا اسقاط بھی جائز ہے جبکہ کوئی شرعی عذر ہو مثلاً

☆ عورت کا حمل اس کیلئے جان لیوا ثابت ہو۔ ☆ عورت وضع حمل کی سکت نہ رکھتی ہو۔ ☆ عورت کا حمل اور اس کا وضع بچے کیلئے مہلک ہو۔

شرعی عذر کے بغیر رحم مادر میں جب حمل کا استقرار ہو جاتا ہے تو اسے ساقط کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ کچھ علماء نے نفع روح سے قبل اسقاط کو جائز قرار دیا ہے وہ اسے عزل کی طرح قرار دیتے ہیں لیکن صاحب بصیرت فقہاء اس صورت میں بھی اسقاط حمل کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اس صورت میں بچے کی پیدائش کی بنیاد پڑ چکی ہے جیسا کہ حرم میں جہاں پرندوں کا شکار کرنا منع ہے، اسی طرح ان کے انڈوں کو تلف کرنا بھی ناجائز ہے۔ بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق حمل کے کسی بھی مرحلہ میں اسقاط یا تلف کی رخصت نہیں اور محتاط پہلو یہی ہے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد اسے بلا عذر شرعی ضائع کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ البتہ نفع روح کے بعد تو بالاتفاق اسقاط حمل ناجائز اور حرام ہے کیونکہ اس حالت میں جنین زندہ نفس کی صورت اختیار کر چکا ہوتا ہے اور کسی بھی زندہ جان کو ناحق قتل کرنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ایسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔“ (الانعام: ۱۰۱) ایک حدیث سات ہلاکت خیز گناہوں کا ذکر ہے جس میں سے ایک ناحق قتل بھی ہے۔ (بخاری، الحدود: ۲۷۶۶)

ایک حدیث میں اس کی مزید وضاحت ہے کہ حضرت معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب رجم کیا گیا تو غامدی قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کر دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا پھر وہ اگلے دن آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے واپس کیوں کیا ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھے یوں ٹال رہے ہیں جیسے آپ نے معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ کو ٹالا تھا حالانکہ میں زنا کی وجہ سے حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اب تو چلی جا، جب تو بچہ جنم دے لے تو پھر آنا، جب اس نے بچہ جنم دیا اور وہ روئی وغیرہ کھانے لگا تو پھر آئی اور آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے پاک کر دیں، پھر آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر کے اسے رجم کر دینے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم، الحدود: ۱۶۹۵)

رسول اللہ ﷺ نے ناجائز بچے کی وجہ سے اس عورت کو رجم نہیں کیا تاکہ اس نے جنم نہیں دے لیا، اس کا مطلب یہ ہے حمل خواہ ناجائز ہی کیوں نہ ہو اسے تلف کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ ہمیں اس قتل ناحق سے گریز کرنا چاہیے، کل ہم نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے وہاں اس قتل ناحق کیلئے کیا عذر پیش کیا جائے گا، اس حوالے سے ہم ڈاکٹر حضرات سے عرض کرتے ہیں کہ وہ روپے پیسے کی خاطر اس قبیح فعل سے اجتناب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں اپنے غضب سے محفوظ رکھے اور ہم کے ساتھ اپنی رافت و رحمت کا معاملہ کرے۔

امام مسجد نبوی
مصلیٰ الشیخ
ڈاکٹر عبدالحسن القاسم

مسح دجال..... قیامت کی ایک بڑی نشانی

حرم ————— جناب حافظ محمد سرور ————— نظر ثانی ————— جناب حافظ عبدالحمد ازہر

حمد و ثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو آخری امت بنایا ہے۔
اسی میں علاماتِ قیامت نمودار ہوں گی اور اسی پر قیامت
قائم ہوگی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے قرب کی بھی خبر دی
ہے اور فرمایا:

﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر: ۱)

”قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔“

نبی کریم ﷺ جب قیامت کا ذکر کیا کرتے،
آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز میں بلندی
آ جاتی، آپ ﷺ پر جوش ہو جاتے اور یوں محسوس ہوتا کہ
گویا آپ ﷺ کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے فرما رہے
ہیں کہ ”صبح آیا یا شام آیا۔“ (مسلم)

مشرکین نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت
کے وقت کے بارے میں پوچھا۔

”یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی
گھڑی کب نازل ہوگی؟ کہو اس کا علم میرے رب ہی
کے پاس ہے، اُسے اپنے وقت پر ہی ظاہر کرے گا،
آسمانوں اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہوگا وہ تم پر
اچانک آجائے گا۔“ (الاعراف: ۱۸۷)

اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت کی ایک صورت یہ بھی
ہے کہ اس نے قیامت کی کچھ نشانیاں مقرر کر دیں تاکہ
لوگ اپنے رب کی طرف پلٹ آئیں اور اللہ تعالیٰ نے اس
کی قربت کی نشانیاں بتائیں اور کہا:

﴿فَقُلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ
جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَ تَهُمْ ذِكْرُاهُمْ﴾

(محمد: ۱۸)

”اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ
اچانک ان پر آجائے؟ اُس کی علامات تو آچکی
ہیں۔“

قیامت کی بڑی علامات جب ایک مرتبہ شروع
ہوں گی تو یہ زنجیر کی مانند ایک دوسری سے پیوست ہوں

گی۔ انہی میں سے ایک بڑا معاملہ ہے جس کو اللہ نے
قیامت کی علامت بنایا ہے اور ہر نبی نے اپنی امت کو اس
سے ڈرایا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے
نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام اور ان کے بعد تمام انبیاء نے اس
سے متنبہ کیا ہے۔“ (بخاری)

نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی امت کو اس سے
ڈراتے ہوئے فرمایا کہ: ”میں تمہیں اس سے متنبہ کرتا
ہوں۔“ (بخاری)

نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں اس کے فتنے سے پناہ
مانگا کرتے تھے اور اس سے پناہ مانگنے کی دعا اپنے صحابہ
کو قرآن کی کسی سورت کی مانند سکھایا کرتے، اپنے صحابہ کو
وعظ کرتے اور انہیں بتاتے کہ یہ معاملہ قریب ہی ہے۔
حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
(آپ ﷺ کے انداز گفتگو سے) ہم نے محسوس کیا کہ گویا۔
وہ ان مجبوروں کے جھنڈ کے پاس ہے جہاں اس وقت ہم
بیٹھے ہوئے تھے۔“

سلف صالحین وقتاً فوقتاً اس سے تذکیر کا حکم دیا
کرتے تھے۔ سفارینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ہر عالم کو چاہیے
کہ دجال سے متعلقہ احادیث اپنی اولاد، عورتوں اور
مردوں میں پھیلا دے بالخصوص ہمارے اس دور میں جب
کہ فتنے سراٹھانے لگے ہیں، آزمائشوں کی بہتات ہے اور
سنت کے آثار ماند پڑ چکے ہیں۔“

دجال اس وقت بھی ایک سمندری جزیرے پر کسی
خانقاہ میں زندہ موجود ہے اور پابند سلاسل ہے، اس کے
ہاتھ گردن سے پیوست ہیں اور وہ گھنٹوں اور ٹخنوں سمیت
لوہے میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کا خروج بھی قریب ہے۔
اس نے خود اپنے متعلق کہا تھا کہ ”قریب ہی ہے کہ مجھے
نکلنے کی اجازت دے دی جائے۔“ (مسلم)

اس کے خروج کی علامات میں سے ایک علامت
یہ بھی ہے کہ حوران اور فلسطین کے درمیان میں موجود شہر

بیسان کا کھجوروں والا باغ اچانک بار آور ہوتا چھوڑ دے
گا۔ یا قوت حموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں اس باغ کو متعدد
بار دیکھ چکا ہوں اس میں سوائے دو درختوں کے کوئی
پھلدار درخت نہیں ہے۔“

اسی طرح بحیرہ طبریہ کا پانی خشک ہو جانا بھی اس
کی علاماتِ خروج میں سے ہے جبکہ اس کا پانی کم ہو چکا
ہے اور بتدریج ہورہا ہے۔

اسی طرح شامی شہر ذغر کے چشمے کا پانی خشک ہو
جانا اور اس شہر کے باسیوں کا زراعت کے سلسلے میں اس
چشمے سے مستفید نہ ہونا بھی دجال کے خروج کی علامات
میں سے ہے۔ سب سے پہلے اس کا خروج سرزمین
خراسان کے شہر اصبہان سے اور یہودیہ نامی قبیلے سے ہو
گا۔ وہ اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ساتھ ستر ہزار یہود
ہوں گے جبکہ اس کے محافظین و معاونین بھی ہوں گے۔

وہ بھاری بھرکم تن و توش اور چوڑی پیشانی
والا ایک سرخ رنگ نوجوان ہے، قامت میں قدرے خم
ہے، گھنے گھونگھریالے بال ہیں، اس کی ایک آنکھ انکھوڑے
پھولے دانے کی طرح ہے یعنی نمایاں اور کارنی۔

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ، جو اسے دیکھ چکے تھے، اس
کے متعلق فرماتے ہیں کہ لحاظ خلقت اس قدر بڑا انسان
میں نے کبھی نہیں دیکھا۔“

وہ اس دنیا کی سب سے بڑی مخلوق ہے۔
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”آدم علیہ السلام کی پیدائش سے
قیامت تک دجال سے بڑی کوئی مخلوق نہیں۔“ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے اس کی علامات بیان کر دی ہیں
تاکہ لوگ اس کے نکلنے پر اسے پہچان لیں اور انہیں پتا ہو
کہ وہ دجال ہے نہ کہ رب العالمین جیسا کہ سمجھا جاتا
ہے۔ چونکہ دجال کا خروج اسی امت میں ہوتا تھا تو نبی
کریم ﷺ نے اس کی ایک ایسی علامت بتائی جس کا ذکر
کسی نبی نے نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں

ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم جانتے ہو کہ وہ کتنا ہے جبکہ اللہ کا نہیں ہے۔“ (بخاری)

اس کا خروج دین کی پستی اور علم کے زوال کے دور میں ہو گا تاکہ مومن و کافر اور مسلم اور تھلیک زدہ میں تفریق ہو جائے۔ اس کا دعویٰ ہو گا کہ وہ رب العالمین ہے اور اللہ نے اسے جو خوارق عادت اشیاء مہیا کی ہوں گی، انکے ذریعے لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا۔

جب اس کا خروج ہو گا، لوگ اس کی دہشت کے مارے پہاڑوں میں نکل جائیں گے اور ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”تین چیزیں جب نکل آئیں گی تو کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے ایمان سے خیر نہ کمائی۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا خروج اور دابۃ الارض کا ظہور۔“ (مسلم)

اس کی فتنہ انگیزی کا ایک کرشمہ یہ ہو گا کہ آدمی کو مار کر اللہ کے حکم سے دوبارہ زندہ کر دے گا، ایک شخص کو تلوار سے دولخت کر کے بلائے گا تو مقتول بشارت چہرے کے ساتھ چلتا ہوا اس کی جانب جائے گا، ایک آدمی کو آڑے سے چیر کر اس کے دونوں حصوں کے درمیان میں چلے گا اور پھر کہے گا کہ ”کھڑا ہو جا“ تو وہ صحیح سلامت اٹھ کھڑا ہو گا۔ اسی طرح آدمی کو ہاتھوں اور ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی آگ میں ڈال دے گا اور سمجھے گا کہ اس نے اسے آگ میں جھونک دیا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔ اس کی جنت درحقیقت جہنم اور جہنم جنت ہو گی۔

اس کے ساتھ دو بہتی نہریں ہوں گی، ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہو گا اور دوسری میں آگ بھڑکتی ہو گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر کوئی شخص اسے پائے تو آگ والی نہر میں آئے اور آنکھیں بند کر لے، پھر سر جھکا کے اس سے پانی پیے۔ کیونکہ وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہو گا۔“ (مسلم)

وہ آسمانوں کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان برس پڑے گا، زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو زمین اگا دے گی، ویرانے سے گزرے گا اور کہے گا کہ اپنے خزانے اگل دے تو وہ خزانوں کے ڈھیر لگا دے گا۔

ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”یہ سارا ایک خوفناک معاملہ ہے۔“

زمین میں اس کی نقل و حرکت انتہائی تیز ہو گی، نبی کریم ﷺ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ”اس بارش کی طرح جو تیز ہوا کے بعد آئے۔“

وہ زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا۔ ایک دن سال کی طرح، ایک دن مہینے جتنا، ایک دن ہفتے کے برابر اور باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

اس کے قدم سے کوئی شہر نہ بچ پائے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان شہروں کے ہر دروازے پر حفاظت کیلئے فرشتے موجود ہوں گے۔ جب وہ ان دونوں شہروں میں سے کسی میں داخل ہونا چاہے گا تو ایک فرشتہ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے اسے روکنے کو لپکے گا۔

اور مدینہ کے سوا سب شہر دجال سے دہشت زدہ ہوں گے۔ مدینہ میں دجال کا خوف اور رعب داخل نہ ہو سکے گا۔

مکہ لئے مکہ اور مدینہ کے باسیوں کو چاہئے کہ اللہ کی نعمت کا شکر کرتے ہوئے ان شہروں کو اطاعت الہی سے آباد رکھیں کہ اللہ نے انہیں بالخصوص دجال سے حفاظت عطا فرمائی ہے۔

جب اسے مدینہ میں داخلے سے روک دیا جائے گا تو وہ احد پہاڑ کے مغرب میں سبْحہ جُحُف کے مقام پر اترے گا اور اپنا پڑاؤ وہاں ڈال دے گا۔ اس کی طرف نکلنے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہو گی۔

مدینہ اپنے باسیوں کو تین بار جھنجھوڑے گا اور ہر کافر اور منافق یہاں سے نکل کر اس کی جانب چلا جائے گا۔

ہر زمان و مکان کے بہترین لوگ وہ ہیں جو کسی غلط شے کو دیکھ کر اس کا انکار کریں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

”اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو۔“

چنانچہ دجال جب مدینہ کے پاس ٹھہرے گا تو ایک نوجوان باہر نکل کر اس کے پاس پہنچے گا اور اس کے دعویٰ رو بہیت اور دجل و فریب کو ٹھکرائے گا۔ حضور ﷺ نے

فرمایا کہ وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہو گا اور وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ (بخاری)

نبی کریم ﷺ کا وفات پا جانا مسلمانوں کیلئے ایک بڑا خسارہ ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ زندہ ہوتے تو ہماری طرف سے اس کیلئے کافی ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو تم سب کی طرف سے میں اس کے مقابل آؤں گا۔“

اس سے محفوظ رہنے کا ایک وسیلہ اللہ کے اسماء و صفات کی پہچان کا دینی علم ہے کیونکہ دجال کا ہونا جبکہ ہمارا رب کا نہیں ہے، اللہ کو دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ دجال کو سب دیکھیں گے۔ اور دجال کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہو گا جس کو ہر خواندہ و ناخواندہ پڑھ سکے گا۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مومن کیلئے وہ کچھ نمایاں ہو جاتا ہے جو دوسروں کیلئے نمایاں نہیں ہوتا بالخصوص فتنوں کے وقت میں۔“

فتنوں سے دور رہنا اور بھاگنا بحکم الہی ان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی دجال کے بارے میں سنے تو اس سے دور رہے۔ کیونکہ اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا تو اسے مومن خیال کرے گا اور اس کے اٹھائے ہوئے شبہات بھی اسے لاحق ہو جائیں گے۔“ (ابوداؤد)

دین پر پوری قوت سے کار بند رہنا ہی دجال سے نجات کا باعث ہے کیونکہ اس کے پیروکار مومن نہیں ہوں گے۔

کثرت سے اس سے بچاؤ کی دعا کرتے رہنا بھی حفظ و امان کا ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص نماز میں تشہد کیلئے بیٹھے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے، وہ کہے، ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ (مسلم)

حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو نماز دہرانے کا حکم دیتے اگر وہ نماز میں یہ دعائے پڑھتا۔

قرآن کریم ہر فتنے سے بچاؤ کا اصل ذریعہ ہے جو کوئی دجال کے خروج کی خبر سنے اور اسے سورۃ کہف

بقیہ: رسول اللہ کی کامیابی

کہنے لگے: اے میرے بیٹے! تم پر اللہ کا تقویٰ اور صبر لازم ہے اور پھر واقعی بیٹے نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کر دکھایا۔

جہاں تک خالد بن ولیدؓ کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس جنگ میں رومی افواج کا ایک کمانڈر جرجہ صف سے باہر نکلا اور خالد بن ولیدؓ کو بلایا۔ دونوں گھوڑے پر سوار تھے۔ جب دونوں قریب ہوئے تو جرجہ کہنے لگا: خالد مجھے سچ بتانا، جھوٹ نہ بولنا اور نہ ہی دھوکا دینا کیونکہ شریف آدمی نہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی دھوکا دیتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر آسمان سے تلوار اتاری ہے جو انہوں نے تجھے دی ہے جسے تم اپنے دشمن پر جب سونت دیتے ہو تو اسے شکست ہوتی ہے؟

خالد بن ولیدؓ نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے سوال کیا کہ تم نے اپنا نام ”سیف اللہ“ کیوں رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی کو بھیجا۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی دعوت دی۔ ہم میں سے بعض نے ان کی تصدیق کی اور بعض نے تکذیب اور بعض نے برا بھلا کہا جن میں میں بھی شامل تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے ہدایت دی اور ہم نے ان کی بیعت کر لی۔ اللہ کے رسول نے مجھے فرمایا: خالد تو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ نے مشرکین پر سوتا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے لیے مدد کی دعا فرمائی۔ اس وجہ سے میرا نام ”سیف اللہ“ ہے۔ میں ان مسلمانوں میں سے ہوں جو کافروں پر بڑے سخت ہیں۔

قارئین کرام! اگر آپ اسلام کی تاریخ پر غور فرمائیں تو مسلمانوں کی عام معافی والی حکمت عملی نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوئے۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ اور جرجہ کی گفتگو کی تفصیل کسی وقت بیان کروں گا۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ جرجہ اسی جنگ کے دوران مسلمان ہو گئے اور خالد بن ولیدؓ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور پھر شہید ہو گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: ”وما ارسلناک الا رحمة للعالمین“ بلاشبہ آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ کاش! ہم ان کی سیرت کے اس پہلو کو نظر انداز نہ کرتے اور اچھی بات اور اچھے سلوک اور عفو و درگزر کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو جیتنے۔ علامہ اقبال کا شعر ہمیں دعوت فکر دیتا ہے۔

یہی مطلوب فطرت ہے یہی رمز مسلمانانہ
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

تو اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔“ انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ عرب اور اس سے متصل تمام علاقے پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں بیسیہ نے آپ ﷺ کی فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ اس نے پھر پوچھا کہ کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے؟ جواب ملا کہ ”ہاں“ اس نے کہا کہ بلاشبہ آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنا ہی ان کیلئے بہتر ہے۔ (مسلم)

دوسرا خطبہ

اے اہل اسلام! اگرچہ دجال کا معاملہ بہت خطرناک ہے لیکن نیک اعمال میں ریاء کاری کرنا نبی کریم ﷺ کے ہاں دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے خیال میں تمہارے لئے دجال سے بھی خطرناک ہے۔“ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شرک خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو اور اس خیال سے اسے بنا سنوار کر پڑھے کہ کوئی دوسرا آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔“ (امام احمد)

”تیسیر العزیز الحمید“ کے مصنف کہتے ہیں کہ ”ریا کاری کی یہ صورت اس لئے ہے کہ یہ مخفی جھوٹی ہے، اس کا داعیہ قوی ہوتا ہے اور اس سے بچاؤ حد درجہ مشکل ہے، شیطان اور نفس امارہ آدمی کے دل میں اسے بنا سنوار کر پیش کرتے ہیں جبکہ مومن کو چاہئے کہ اپنے نیک عمل میں حضور ﷺ کی پیروی اور اخلاص نیت دونوں کا پورا خیال رکھے۔“

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دے، دین کے دشمنوں کو تباہ فرما اور اے اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے دیگر تمام ممالک کو امن و اطمینان اور خوشحالی عطا فرما۔ اے اللہ! انہیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچا۔

اے اللہ! اپنی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کی مدد فرما، انہیں ثابت قدم رکھ، ان کا نشانہ سدھار دے، ان میں اتحاد پیدا فرما۔ اے اللہ! اے پروردگار عالم! اپنے اور مسلمانوں کے دشمنوں کو مشکلات میں الجھا دے۔ آمین!



ابتدائی آیات یاد ہوں تو اللہ کے حکم سے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ جو کوئی اسے دیکھے تو اسے سورہ کہف کی ابتدائی آیات سنا دے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”جو اسے پالے تو اسے سورہ کہف کی ابتدائی آیات سنا دے۔“ (مسلم)

جب اس کے پیروکار کثیر ہو جائیں گے اور اس کا فتنہ پھیل جائے گا تو حضرت عیسیٰؑ دمشق میں مشرقی مینار کے پاس اتریں گے پھر اللہ کے بندے ان کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ جب بیت المقدس کی جانب رخ کریں گے تو دجال کو فلسطین میں ”باب لُد“ کے پاس پالیں گے۔ جب دجال انہیں دیکھے گا تو نمک کی مانند گھٹنا شروع ہو جائے گا، حضرت عیسیٰؑ اسے جالیں گے اور برجھی سے قتل کر دیں گے۔

اے اہل اسلام! یوں اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں اور یہ آنا فانا آجائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”قیامت یوں قائم ہو گی کہ آدمی اونٹنی دوہ رہا ہوگا اور ابھی برتن اس کے منہ کو نہیں لگے گا کہ قیامت آجائے گی اور دو آدمی آپس میں کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور ان کا سودا مکمل کو نہ پہنچے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (امام مسلم)

مسلمان یوں تو ہر وقت اور ہر لمحے نیکیوں کی جانب پکتا ہے لیکن دین کی اجنبیت اور فتنوں کی کثرت کے زمانے میں تو اسے کثرت سے نیکیاں کرنی چاہئیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: ”چھ چیزوں کے آنے سے پہلے پہلے نیکیوں کی جانب لپکو، سورج کا مغرب سے نکلنا، دھوکیں کا ظہور، دجال کا خروج، دابۃ الارض کا نکلنا، ہر آدمی کا مخصوص وقت یعنی موت اور عمومی معاملہ یعنی قیامت۔ (مسلم)

مٹکی اور پریشانی میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت بندے کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دجال نے حضرت تمیم داریؓ اور ان کے ساتھ موجود دیگر صحابہ سے ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا تھا کہ ”آپ ﷺ کی کیا خبر ہے۔“ تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ مکہ سے نکل کر مدینہ میں ورود فرما چکے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا عرب اس سے لڑے ہیں؟ انہوں نے کہا ”ہاں“ اس نے پوچھا

فتنہ انکارِ حدیث

خبر

جناب مولانا
صفی الرحمن مبارکپوری

کیا قرآن میں سب کچھ ہے اور حدیث کی ضرورت نہیں؟

انکارِ حدیث کیلئے سب سے اہم اور بنیادی نکتہ یہ تلاش کیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں ہر مسئلہ کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے، اس لئے حدیث کی ضرورت نہیں۔ اس کے ثبوت میں قرآن مجید کے متعلق تیبانا لکل شیء اور تفصیلاً لکل شیء والی آیات پیش کی جاتی ہیں۔ جن کا مطلب توڑ موڑ کر اور غلط ملط بیان کر کے یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ قرآن میں ہر مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

① منکرینِ حدیث اب ہمارا سوال سنیں، قرآن میں مردہ، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام قرار دیا گیا ہے اور بھیمۃ الانعام حلال کیا گیا ہے۔ بھیمۃ الانعام کی تفسیر قرآن میں ان جانوروں سے کی گئی ہے: اونٹنی، اونٹ، گائے، بیل، بکری، بکرا، بھیر اور مینڈھا۔ لغت میں بھیمۃ الانعام کی فہرست میں یہی جانور بتائے گئے ہیں۔

① اب سوال یہ ہے کہ ان کے علاوہ دنیا کے بقیہ جانور حلال ہیں یا حرام؟ مثلاً کتا، بلی، گیدڑ، بھیریا، چیتا، شیر، تیندوا، بندر، رچھ، ہرن، جھیل، سانپ، بارہ سنگھا، بھینسا، خرگوش، کوا، چیل، باز، شکرہ، کبوتر، مینا، فاختہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سارے جانور حلال ہیں یا حرام؟ یا ان میں سے کچھ حلال ہیں اور کچھ حرام؟ آپ جو جواب بھی دیں، اس کا ثبوت قرآن سے پیش کریں۔ آپ کی عقلی تلک بندیاں نہیں مانی جائیں گی۔ یعنی آپ چونکہ دعویدار ہیں کہ ہر مسئلہ قرآن میں موجود ہے اس لئے ان جانوروں میں سے جس کو حلال مانیں، اس کے حلال ہونے کا ثبوت قرآن سے دیں اور جس کو حرام مانیں اس کا حرام ہونے کا ثبوت قرآن سے دیں اور اگر آپ قرآن سے نہ دے سکیں (اور یقیناً نہیں دے سکیں گے) تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن میں ہر مسئلہ بیان نہیں کیا گیا اور حدیث کی

ضرورت ہے۔ کیونکہ ان جانوروں کے حلال و حرام ہونے کا قاعدہ حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے جس سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سا جانور حلال ہے اور کون سا حرام۔۔۔!

② دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز میں پہلے کھڑے ہوں یا پہلے رکوع کریں یا پہلے سجدہ کریں؟ پھر کھڑے ہوں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں یا لٹکا کر؟ ایک پاؤں پر کھڑے ہوں یا دونوں پر؟

لغت میں 'رکوع' کا معنی ہے جھکنا، سوال یہ ہے کہ آگے جھکیں، یا دائیں جھکیں یا بائیں جھکیں؟ پھر جھکنے کی مقدار کیا ہو؟ ذرا سا سر نیچا کریں یا کمر کے برابر نیچا کریں یا اس سے بھی زیادہ نیچا کریں؟ پھر رکوع کی حالت میں ہاتھ کہاں ہوں؟ گھٹنوں پر ٹیکیں؟ یا دونوں رانوں کے بیچ میں یا لڑکنے دیں؟

اسی طرح سجدہ کیسے کریں؟ یعنی زمین پر سر کا کون سا حصہ ٹیکیں، پیشانی کا ٹھیک پچھلا حصہ یا دایاں کنارہ یا بائیں کنارہ؟ سجدہ کی حالت میں ہاتھ کہاں رکھیں؟ رانوں میں گھسالیں؟ یا زمین پر ٹیکیں؟ اور اگر زمین پر ٹیکیں تو صرف پھٹیلی زمین پر ٹیکیں یا پوری کہنی زمین پر ٹیکیں؟ سجدہ ایک کریں یا دو کریں؟ ان سوالات کا آپ جو بھی جواب دیں، اس کا ثبوت قرآن سے دیں۔ ان مسائل کے بارے میں آپ کی عقلی تلک بندیاں نہیں مانی جائیں گی اور اگر قرآن سے ان سوالات کا جواب نہ دے سکیں (اور یقیناً نہیں دے سکتے) تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن کے حکم پر بھی عمل نہیں ہو سکتا۔

③ تیسرا سوال یہ ہے کہ قرآن میں زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نہ دینے والوں کو سخت عذاب کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔ جس جس قسم کے لوگوں پر زکوٰۃ خرچ کرنی ہے، انہیں بھی بتا دیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے

کہ یہ زکوٰۃ کب وصول کی جائے؟ یعنی زکوٰۃ روز روز دی جائے؟ یا سال بھر میں ایک مرتبہ دی جائے؟ یا پانچ سال یا دس سال یا بیس سال میں ایک مرتبہ دی جائے؟ یا عمر بھر میں ایک مرتبہ دی جائے؟ پھر زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے اور کتنی کتنی دی جائے؟ یعنی غلہ کتنا ہو تو اس میں زکوٰۃ دی جائے؟ اور کتنے غلہ پر کتنی زکوٰۃ دی جائے؟ سونا چاندی کتنی ہو تو زکوٰۃ دی جائے؟ اور کس حساب سے دی جائے؟ یہ سارے مسئلے قرآن سے ثابت کیجئے۔ اگر آپ قرآن میں یہ مسائل نہ دکھلا سکیں (اور ہرگز نہیں دکھلا سکتے) تو ثابت ہوگا کہ حدیث کو مانے بغیر قرآن کے حکم پر بھی عمل ممکن نہیں۔ کیونکہ ان سارے مسائل کا بیان حدیث ہی میں آیا ہے۔

④ چوتھا سوال: قرآن میں حکم ہے کہ مسلمان جنگ میں کفار کا جو مال غنیمت حاصل کریں، اس کے پانچ حصے کر کے ایک حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر الگ نکال دیا جائے جو یتیموں، مسکینوں اور حاجت مندوں وغیرہ میں بانٹ دیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ باقی چار حصے کیا کئے جائیں؟ تمام مجاہدین پر برابر بانٹ دیئے جائیں یا فرق کیا جائے؟ کیونکہ بعض لوگ اپنا ہتھیار، گھوڑا، تیر، کمان، نیزہ، بھالا، زرہ، خود، سواری کا جانور اور کھانے کا سامان خود لے کر جاتے تھے اور بعض کو اسلامی حکومت کی طرف سے یہ سامان فراہم کیا جاتا تھا۔

اسی طرح بعض لوگ بڑی بہادری اور بے جگرگی سے لڑتے تھے، بعض دیکر رہتے تھے، کچھ اگلی صف میں رہتے تھے جن پر براہِ راست دشمن کا وار ہوتا تھا۔ کچھ پیچھے رہتے تھے جو خطرہ سے دور رہتے تھے۔ اب اگر ان سب کو برابر دیں تو کیوں دیں؟ اور اس کا ثبوت قرآن میں کہاں ہے؟ اور اگر فرق کریں تو کس حساب سے فرق کریں؟ قرآن سے اس کا حساب بتائیے۔ اور اگر کمانڈر کی رائے پر چھوڑ دیں تو قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ کمانڈر کی رائے پر چھوڑ دیں؟ اس کی دلیل دیجئے۔ اگر قرآن میں ان مسئلوں کا کوئی حل نہیں تو کیسے کہا جاتا ہے کہ قرآن میں سارے مسئلے بیان کر دیئے گئے ہیں۔۔۔

⑤ پانچواں سوال: قرآن میں حکم ہے کہ چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھوں کو کاٹ دو۔ اب سوال یہ ہے کہ دونوں ہاتھ؟ یا ایک ہاتھ؟ اور اگر ایک

رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کا ایک نمایاں پہلو!

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد، الریاض

اور اس کی قوم کو معلوم تھا کہ اسلام کا قیام ان ہی تینوں کی وجہ سے ہے۔ جب اسے جواب نہ ملا تو ابوسفیان نے کہا: چلو ان تینوں سے فرصت ہوئی۔ سیدنا عمر فاروقؓ کب تک صبر کرتے، غصہ سے بے قابو ہو گئے اور کہا: اے اللہ کے دشمن! جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں۔ ابھی اللہ نے تیری رسوائی کا سامان باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے نعرہ لگایا ”اعل ہبل“ ہبل بلند ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے جواب میں کہو ”اللہ اعلیٰ واجل“ اللہ اعلیٰ اور برتر ہے۔

ابوسفیان نے پھر کہا: ”لنا عزی ولا عزی لکم“ ہمارے لیے عزی ہے اور تمہارے لیے عزی نہیں ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے جواب میں کہو ”اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم“ اللہ ہمارا مددگار اور مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہے۔ لہذا ہم اور تم برابر ہو گئے۔ لڑائی تو ڈول کی مانند ہے کبھی اوپر بھی نیچے۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا: ہم اور تم برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے جہنم میں۔ ابوسفیان نے سیدنا عمرؓ کو مخاطب ہو کر کہا: ذرا میرے نزدیک تو آؤ۔ آپ ﷺ نے کہا: جاؤ دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں سچ بتاؤ کہ ہم نے محمد ﷺ کو قتل کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ”اللہ کی قسم ہرگز نہیں“ وہ اس وقت تمہاری بات سن رہے ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا: تم میرے نزدیک ابن قریہ سے زیادہ سچے اور نیک ہو۔ چلتے وقت ابوسفیان کہنے لگا: آئندہ سال بدر کے میدان میں ہمارا تم سے پھر مقابلہ ہوگا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ اسے کہہ دو کھٹک ہے۔

قارئین کرام! اس منظر کو ذہن میں رکھتے اب ہم چار سال آگے بڑھتے ہیں۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کی فتح کو شکست میں تبدیل کرنے والے خالد بن ولید مدینہ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔

7 ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد آپ عمرۃ القضاہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے۔ قریش کے ایک اجتماع عام میں سیدنا خالد بن ولیدؓ نے اعلان کیا: سنو! ہر ذی شعور پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ آپ ﷺ نہ تو جادوگر ہیں اور نہ ہی شاعر۔ آپ ﷺ کا کلام رب العالمین کا کلام ہے۔ لہذا ہر ذی شعور کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ کی اتباع کرے۔ اس اجتماع میں خالد کا جگر ہی دوست عکرمہ بھی موجود تھا، اس نے مخالفت کی مگر خالد کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ ان کے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہو چکے تھے۔ انہوں نے ایک خط کے ذریعہ انہیں اسلام کی دعوت دی اور پھر وہ

اطراف کھیت میں ایک انصاری اور اس کے حلیف کو قتل کر دیا اور کچھ درختوں کو کاٹ کر تیزی سے مکہ بھاگ گیا۔ ابوسفیان کی بیوی ہند کا باپ عقبہ، چچا شیبہ، بھائی ولید اور بیٹا حنظلہ بدر میں قتل ہوئے تھے۔ یہ عورت اسلام کی عداوت میں بدر کے بعد دیوانی ہو گئی تھی۔ اس نے وحشی نامی ایک غلام کو سید الشہداء امیر حمزہؓ کے قتل کے لیے تیار کیا اور اس سے وعدہ کیا کہ اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہیں ہمیشہ کے لیے غلامی سے نجات مل جائے گی۔

احد کا میدان شروع میں مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا اور فتح اور کامیابی بڑی واضح نظر آرہی تھی۔ لیکن خالد بن ولید نے اپنی جنگی حکمت عملی سے اس جنگ کا پانسہ پلٹ دیا اور اپنی شکست خوردہ قوم کو دوبارہ سنبھلنے کا موقع فراہم کیا۔ اس جنگ میں ستر صحابہ کرام نے شہادت پائی۔ جن میں رسول اللہ ﷺ کے چچا سیدنا امیر حمزہؓ بھی تھے۔ ان سے آپ ﷺ کو شدید محبت تھی۔ کافروں کا رخ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف تھا اور انہوں نے آپ ﷺ پر پے در پے حملے بھی کیے جس سے آپ کے دندان مبارک شہید اور پھیلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔ ابن قریہ نے حملہ کیا جس کی وجہ سے خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں۔ مسلمانوں کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی، ناک کاٹ کر ان کا مثلہ کیا گیا۔ ہند نے سیدنا امیر حمزہؓ کو جنہوں نے ہند کے باپ عقبہ کو بدر میں قتل کیا تھا ان کے پیٹ کو چاک کیا اور کلیجہ نکال کر اسے نگلنے کی سعی نامسعود کی۔

سابوسفیان اس جیتی ہوئی جنگ کو شکست میں تبدیل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے ایک نامکمل جنگ کے ساتھ وہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کر اس نے اعلان کیا ”ہبل کی جے“ ہو اور اپنے لشکر کو واپس لے کر جاتے ہوئے جبل احد پر نمودار ہو کر کہا: کیا تم میں محمد ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جواب دینے سے منع فرما دیا۔ پھر کہنے لگا: تم میں ابوقحافہ کا بیٹا (ابوبکرؓ) ہیں؟ لوگوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر کہا: تم میں عمر بن خطابؓ ہیں؟ لوگوں نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے ان تینوں کے بارے میں ہی پوچھا کیونکہ اس کے نزدیک یہی اسلام کے اہم افراد تھے۔ اسے

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ قیادت کی اعلیٰ ترین صفات آپ کی کامیاب زندگی میں ہر طرف نظر آتی ہے۔ آپ نے اپنے حلم، حوصلے اور عفو و درگزر جیسی صفات سے دشمنوں کو بھی اپنا دوست بنایا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مکہ والوں نے آپ کی مخالفت کی انتہا کر دی، اسلام کو روکنے کے لیے قریش نے ہر حربہ استعمال کیا مگر اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ تھا کہ دنیا کے تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرے گا، اس نے اپنے رسول ﷺ کو اس دنیا میں حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ کے رسول کی نبوت کی زندگی صرف 23 سال ہے، اس مختصر عرصہ میں بلاشبہ بہت سی جنگیں ہوئیں، مگر آپ کی عفو و درگزر کی پالیسی نے کل کے دشمنوں کو اسلام کے سدا بہار جھنڈے تلے کھڑا کر دیا جو ہمہ وقت آپ ﷺ پر جانثار ہونے کو تیار تھے۔

قارئین کرام! ہم آپ کے سامنے جنگ احد کا ایک چھوٹا سا منظر پیش کرتے ہیں اور پھر آگے بڑھیں گے جس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ لوگوں کی زندگیوں میں کس طرح انقلاب برپا ہوا۔ 3 ہجری کو احد کے میدان میں مشرکین مکہ اور مسلمانوں کے درمیان معرکہ ہوا، مشرکین کے لشکر کی قیادت ابوسفیان صحرا بن حرب کے ہاتھوں میں تھی۔ ابوجہل کے قتل کے بعد عملاً مکہ والوں کی قیادت و سیادت ابوسفیان کے ہاتھ میں تھی، بدر کے میدان میں اس کا بیٹا حنظلہ بھی قتل ہوا تھا۔ اس نے اپنے ساتھ نو جوانوں کی قیادت جمع کر رکھی تھی۔ عکرمہ بن ابی جہل اور خالد بن ولید اپنے دور کے مانے ہوئے بہادر شہسوار تھے۔ ابوسفیان نے میمنہ پر خالد بن ولید اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا۔ عکرمہ کا باپ ابوجہل بدر کے میدان میں جہنم رسید ہوا تھا۔ ابوجہل خالد بن ولید کا چچا تھا۔ ان تینوں کے دلوں میں اللہ کے رسول اور اسلام کے خلاف شدید انتقامی جذبہ تھا۔ ابوسفیان ہی وہ شخص ہے جس نے بدر کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک مسلمانوں سے بدلہ نہ لے لے وہ اپنی بیوی کو نہ ہاتھ لگائے گا اور نہ ہی غسل جنابت کرے گا۔ چنانچہ وہ اپنی قسم پوری کرنے کے لیے دو سو سواروں کے ساتھ مدینہ آیا اور ذاکر زنی سے ملتی جلتی ایک کاروائی کی۔ مدینہ کے

ایکٹر ایک میڈیا انصاف کرے، پومی بٹ اور گلوبٹ میں فرق

☆ سلمان خالد بٹ عرف پومی بٹ شہر کے معروف صنعت کار خالد پرویز بٹ مرحوم کے صاحبزادے ہیں جو کہ ایک معتبر شخصیت کے مالک تھے۔

☆ پومی بٹ ایک مثبت ذہن کا ٹیکس گزار مل اوزر ہے۔

☆ غرباء، مساکین، نادار اور بیمار لوگوں سے معافیت کے لئے مقامی ہسپتال سے بھرپور تعاون کرتے ہیں۔

☆ سماجی، رفاہی، مذہبی سوچ کے مالک ہیں جسکے نتیجہ میں لوگ انکے بھائی عمران خالد بٹ کو حلقہ 91-PP کے ایم پی اے منتخب کرتے ہیں۔ وہ شہر کے تمام حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ملاں اور مسٹر سوچے

طاہر القادری اور عمران خان جس سفر کے مسافر بن رہے ہیں، کیا اصول دستور قانون پنچایت میں اس کا کوئی جواز ہے۔ الیکشن کے ذریعے سے پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی، اس نے اپنی مدت پوری کی۔ جب حکمران عوام کے معیار پر پورا نہ اتر سکے، لوگوں نے مسٹر در کیا۔ اب مسلم لیگ ن کو عوام نے بھرپور مینڈیٹ دیا ہے۔ اگر وہ ناکام ہوئے تو قوم انہیں مسٹر دکر دے گی۔ قبل از وقت ناچ مارچ اور بی باہو چہ معنی دارد؟ جبکہ صوبہ خیبر پختونخواہ خان میں خود تحریک انصاف کرسی اقتدار پر براجمان ہے کہ کھیل تماشا کھلاڑی کھیلے گی اور نقصان ملک کا ہو رہا ہے۔ سمجھئے!

رستہ در و دیوار سے تیرا بھی ہے اور میرا بھی ہے مت گرا اس گھر کو یہ تیرا بھی ہے اور میرا بھی ہے
کیوں لڑیں آپس میں ہم ہر اک سبگ میل پر اس میں نقصان سفر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے

محمد نعیم بٹ، گوجرانوالہ

بیعت کرے گا؟ ان کی آواز پر اسلامی لشکر میں دو، چار، دس، سو نہیں بلکہ چار سو بہادر سرفروشن نے اپنے ہاتھ کو بلند کیا اور سیدنا عکرمہؓ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی۔ یہ تمام کے تمام شہادت کی تمنا کر رہے تھے۔ یرموک کی جنگ کے اختتام پر مسلمانوں کے تین ہزار شہداء میں عکرمہؓ بھی شامل تھے۔ ایک بوڑھا اسی سال سے متجاوز مجاہد سیدنا ابوسفیانؓ بن حرب جن کی ایک آنکھ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ طائف میں ضائع ہو گئی تھی اپنے بیٹے یزید بن ابوسفیان جو کہ ایک گروہ کے سردار تھے ان کے جھنڈے تلے کھڑے ہو کر لوگوں کو لڑائی کے لیے تیار کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: ”اللہ اللہ انکم انصار الیوم ودارۃ العرب، وھولاء انصار الشریک ودارۃ الروم“۔

ترجمہ: اللہ اللہ! آج تم دین کے مددگار اور عربوں کے چنیدہ اور سرکردہ لوگ ہو۔ تمہارے مقابلے میں شرک کے مددگار اور روم کے سرکردہ لوگ ہیں، یہ لوگ تم سے آگے نہ بڑھنے پائیں۔

”اللھم ہذا یوم من ایامک، اللھم انزل نصرك، یا نصر اللہ اقرب“

اے اللہ! یہ تیرے دنوں میں سے ایک دن ہے، اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اے اللہ کی مدد قریب آجا۔

قارئین کرام! ابوسفیان کے بیٹے یزید نے اس جنگ میں بڑی ثابت قدمی دکھائی اور زبردست بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ان کے والد ابوسفیان ان کے قریب سے گزرے تو

غزوہ در گزر کے بارے میں پہلے ہی بتایا تھا لہذا انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا اور اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضری دی۔ محترم قارئین! میں نے ان تینوں شخصیات کے بارے میں نہایت مختصر لکھا ہے۔ اب ذرا غور کریں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان تینوں کے ساتھ در گزر کا سلوک کیا جبکہ تینوں جنگی مجرم تھے اور انہوں نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ مگر اس غزوہ در کا نتیجہ یہ نکلا کہ ”پاسبان مل گئے کعبہ کو صم خانے سے“۔ ایک وقت تک جو بتوں کے نگہبان تھے وہ بت پرستی کے خاتمے کے لیے سینہ سپر ہو گئے۔

13 ہجری میں شام کے علاقے میں مسلمانوں اور رومیوں کی فوجوں سے یرموک کے میدان میں مقابلہ ہوا۔ یہ جنگ اسلامی تاریخ کی سب سے اہم جنگ تھی۔ اب آپ پوچھیں گے کہ اس جنگ کا سپہ سالار کون تھا؟ اس جنگ میں موت پر بیعت کرنے والوں کا قائد کون تھا؟ اسلامی لشکر کو ابھارنے اور ان میں روح پھونکنے والا کون تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جنگ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے آخری دور میں سیدنا خالد بن ولیدؓ کی سپہ سالاری میں لڑی گئی تھی۔

موت پر بیعت کرنے والے لشکر کے سردار عکرمہ بن ابی جہل تھے اور فوج کو ابھارنے والے اور ان کو سورۃ انفال کی آیات سنا کر روح پھونکنے والے ابوسفیانؓ صحر بن حرب تھے۔ ذرا تصور کریں کہ جنگ شروع ہونے والی ہے اور عکرمہ بن ابی جہل جو سیدنا خالد بن ولیدؓ کے گہرے دوست تھے انہوں نے آواز لگائی: کون ہے جو میرے ہاتھ پر موت کی

دن بھی آیا جب خالد بن ولیدؓ اپنے جگری دوست عثمان بن طلحہ اور عرب کے مانے ہوئے ذہین عمرو بن العاصؓ کے ہمراہ مدینہ پہنچ گئے۔ ان کے بھائی ولید پہلے سے استقبال کی لیے موجود تھے۔ اپنے بھائی کی معیت میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: ”مکہ نے اپنے جگر گوشوں کو تمہارے حوالے کر دیا ہے۔“

معزز قارئین! اللہ کے رسول ﷺ کی معافی اور درگزر کی حکمت عملی نہایت کامیاب رہی۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے انتقام نہیں لیا بلکہ غزوہ در گزر سے کام لیا۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے دعا فرمائی ہے جو آپ ﷺ کی امت کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتے ہیں۔ مسند احمد کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللھم من رفق بامتی فارفق به، ومن شق علیہم فشق علیہ“ اے اللہ! جو میری امت کے ساتھ نرمی اختیار کرے تو بھی اس پر نرمی کر اور جو انہیں مشقت میں ڈالے تو بھی اسے مشقت میں ڈال دے۔

معزز قارئین! میں کئی مرتبہ سوچتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی بے شمار خوبیوں میں نرمی، شفقت اور ہمیشہ مسکرانے والی خوبیاں کتنی عظیم تھیں۔ غزوہ احد میں کافروں کی قیادت کرنے والا ابوسفیانؓ تھا۔ مگر فتح مکہ سے پہلے نہ صرف ان کو معافی دی گئی اور ان کے اسلام کو قبول کیا بلکہ فتح مکہ کے موقع پر ان کو یہ اعزاز بھی ملا کہ جو شخص ان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امان ہے۔ غزوہ احد میں عکرمہ بن ابوجہل کافروں کی طرف سے تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی اسلام کے اس شدید دشمن نے صفوان بن امیہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے حکم جاری کیا تھا کہ اسے زندہ یا مردہ گرفتار کیا جائے۔ عکرمہ کی بیوی ام حکیم نہایت سمجھدار خاتون تھیں، انہوں نے اسلام قبول کیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی سفارش کر کے امان طلب کی لیکن عکرمہ نے بھاگ کر یمن کی راہ لی۔ ام حکیم اپنے شوہر کی تلاش میں اپنے روی غلام کے ساتھ طائف کے راستے یمن پہنچیں۔ عکرمہ نے یمن سے بحری راستہ اختیار کیا۔ لیکن کشتی طوفان کی زد میں آگئی۔ ملاحوں نے کشتی سواروں سے کہا: یہاں اپنے بتوں کو بھول جاؤ اور صرف ایک اللہ کو پکارو کیونکہ تمہارے معبود یہاں کچھ کام نہیں آئیں گے۔ عکرمہ کہنے لگے: واللہ! اگر سمندر میں خالص اور تنہا کیلا اللہ ہی نجات دیتا ہے تو زمین پر بھی وہی نجات دیتا ہے۔ ادھر ان کی اہلیہ ام حکیم نے بھی اپنے خاوند کو اللہ کے رسول ﷺ کی اعلیٰ اخلاق

مولانا فاتح قادیان اس جلسہ کے روح رواں تھے، وہ 18 مارچ کو بنالہ پہنچ چکے تھے، بنالہ میں مولانا امرتسری نے جمعۃ المبارک پڑھایا۔

مولانا کا خود بیان ہے مارچ کو گیارہ بجے دوپہر قافلہ قادیان میں پہنچا قادیان اور اردگرد کے مسلمان جمع تھے، خلیفہ قادیان نے اپنی جماعت کو حکم دے رکھا تھا کہ قلعہ بند ہو جائیں۔ مکانات، مساجد، باغ اور ہشتی مقبرہ حفاظت میں لے گئے تھے، یہاں تک کہ مرزا کو بھی ایک گنبد کے ساتھ ڈھانپا گیا تھا اور لاکھوں اور ہاکیوں سے مسلح مریدین پہرے پر کھڑے تھے۔ نیز حکم تھا کہ جلسہ مسلمانان میں کوئی احمدی نہ جائے سوائے محررین رپورٹ کے۔ (فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری)

مولانا فاتح قادیان پندال میں

پندال اور علماء کا منظر قابل دیدنی تھا۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر حاضرین کو مخاطب کر کے اعلان کیا کہ علماء کرام تمہارے قصبہ میں آگئے ہیں، کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کے بعد آئیں گے اور اپنی تقاریر سے آپ کو مستفیض کریں گے۔ (روایتیاد جلسہ اسلامیہ قادیان)

جن فحول علماء نے اس جلسہ میں شرکت کی ان کے چند ایک اسماء کا ذکر کیا جاتا ہے:

فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری

امام العصر محمد ابراہیم سیالکوٹی

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری

قاری محمد طیب دیوبندی

مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری

مولانا عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر البیوم

حکیم ابوتراب محمد عبدالحق تلمیذ شیخ الکل

حافظ مرزا نیت مولانا انشی حبیب اللہ امرتسری

مولانا ظفر الحق عربک ٹیچر بنالہ

صدر مجلس، مولانا حبیب الرحمن نائب ناظم

دارالعلوم دیوبند قرار پائے۔

علماء کرام کا استقبال

جناب کشتہ صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں کہ اس

جلسہ کی شرکت کے لئے علماء کرام کی ایک جماعت ۱۸

باقی صفحہ 14 پر

قادیان میں مسلمانوں کا دوسرا جلسہ عام

تحریر: جناب محمد شرف جاوید

کے لئے قادیانی تخت گاہ کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔

حکام کے دل میں مختلف دوسوے اور شبہات ڈالے گئے لیکن جب ڈپٹی کمشنر گورداس پور نے اجازت دے دی تو مرزا محمود قادیانی نے اپنی عبادت گاہوں پر قفل (تالے) لگوا دیئے اور مرزا پنجابی نبی کو میٹ نے لکڑی کے شتیر ڈال کر ایک گول گنبد سے بند کر دیا۔ اس نے چوکوں پر ناکہ بندیاں کر دیں، جا بجا پہرے لگوا دیئے۔ ٹین کے پیپے کثیر تعداد میں پانی سے بھرا کر رکھ لئے کہ اگر آگ لگ جائے تو ان سے بجھائیں۔

مولانا فاتح قادیان کے جلسہ کی ہیبت

اسلامی جلال و سطوت کا ان پر ایسا غلبہ ہوا کہ وہ اپنے سایہ سے ڈرتے رہے اور ان علماء حضرات سے اپنے مریدوں کو ڈراتے رہے۔ تھانہ دار صاحب نے ان خطرات کی بنا پر انجمن اسلامیہ قادیان سے ایک اقرار اس مضمون کا لکھوایا کہ ہم مرزا قادیانی کی ذات پر کوئی رحم نہ کریں گے اور ان کی کتابوں کے حوالہ جات سے ہمیں ان پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہوگا۔ (جلسہ قادیان ۳-۴)

اس جلسہ کی روئیداد فاتح قادیان اپنے اخبار میں کچھ یوں لکھتے ہیں کہ یہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱-۱۹۲۱ کو ہوا تھا۔ ۱۹ مارچ ۱۹۲۱ ہفتہ صبح کو علماء کرام کی جماعت ٹانگے پر سوار ہو کر قادیان پہنچی۔ شیر پنجاب ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری معلم اول دیوبند اور مولانا حبیب اللہ نائب ناظم دارالعلوم دیوبند آگے آگے تھے اور دیگر علماء کرام و ہمدردان اسلام پیچھے پیچھے ایک جم غفیر کے آغوش محبت و اخوت میں اللہ اکبر کے گونجتے ہوئے نعروں میں قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ کے ساتھ ساتھ گزرے، قادیانی مرزائی اپنے منارہ اسحٰ پر چڑھ کر اس جلوس کا نظارہ کر رہے تھے۔ (جلسہ اسلامیہ-۲)

قادیان کے مسلمانوں نے اسلامی انجمن قائم کر کے 24-25 نومبر 1917ء کو قادیان میں پہلی بار اسلامی جلسہ منعقد کیا جس کے مختصر نتائج و اثرات آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کا پروگرام یہ تھا کہ اس طرح ہر سال ایک جلسے کا اہتمام کریں گے۔

مگر جب اگلے سال ۱۹۱۸ء میں اس جلسہ کی تیاری شروع ہوئی تو قادیانی حضرات نے اپنے اثر و رسوخ مسلسل تک دوڑ، جھوٹی اطلاعات و شرانگیز ریشہ دانیوں کے ذریعے حکومت کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں کو جلسہ کرنے سے روک دے۔ پھر ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء میں بھی یہی کیفیت برقرار رہی، اس وقت جنگ عظیم اول کے خاتمہ کے بعد ہندوستان میں شعلہ بارواقتات پیش آرہے تھے اور یہاں کے سیاسی ایجنٹ پر جو ہنگامہ عدم تعاون اور طوفان خود سری برپا تھا اس نے اس طرح کی پابندیوں کے لئے یوں بھی راہ ہموار کر دی تھی لیکن سخت گیر، تنگ نظر انگریز آفسران کے تباد لے کے بعد ۱۹۲۱ء میں قادیانیوں کی ہر چند تنگ دوڑ اور ریشہ دانیوں کے باوجود قادیان کے مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت مل ہی گئی۔ (فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ ۱۴۸)

جناب مولانا بخش کشتہ ایڈیٹر اتحاد لکھتا ہے کہ اخبارات و اشتہارات کے ذریعے یہ خبر مشہور کر دی گئی تھی کہ پنجابی نبی کے ممکن و ملجا قادیان ضلع گورداس پور پنجاب میں ایک خاص اسلامی جلسہ منعقد کیا جائے گا جس میں اسلامی مسائل بیان کرنے کے ساتھ مرزا غلام قادیانی مدعی نبوت کے دعاوی والہامات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ (روایتیاد جلسہ اسلامیہ: ۱۸ ص ۲)

قادیانیوں کی بدحواسی

جناب کشتہ صاحب کا بیان ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے یہ پیہم کوشش کی گئی تھی کہ قادیان میں غیر احمدی مسلمانوں کا جلسہ نہ ہو۔ چنانچہ اس اسلامی جلسہ کو روکنے

توبہ..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل

جناب حافظ سجاد الہی

جو شخص اللہ تعالیٰ کے روبرو سچے دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ گناہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے گزرنے والی امتوں میں سے ایک امت کے شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اس نے (توبہ کی غرض سے) زمین پر موجود سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص کے متعلق دریافت کیا۔ اسے ایک راہب کے متعلق بتلایا گیا، وہ شخص اس راہب کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا کہ میں نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں، کیا میرے لیے توبہ ممکن ہے؟ اس راہب نے جواب دیا: ”نہیں“ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر کے سو کی گنتی کو پورا کر دیا۔ پھر اس نے زمین پر موجود سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص کے متعلق دریافت کیا تو اسے ایک عالم کے متعلق بتلایا گیا، وہ شخص اس عالم کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ میں نے ایک صد آدمی قتل کیے ہیں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ اس عالم نے جواب دیا کیوں نہیں، وہ کون شخص ہے جو تم میں اور تمہاری توبہ کے درمیان حائل ہو، پس تم فلاں بستی کی طرف چلے جاؤ، اس بستی کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی (ان کے ساتھ مل کر) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو (اور یاد رکھو) واپس پلٹ کر اپنی بستی کی طرف نہ آنا، یہ برے لوگوں کی بستی ہے۔ وہ شخص نیک لوگوں کی بستی کی طرف روانہ ہوا، جب وہ آدھا راستہ طے کر چکا تو موت کا فرشتہ آ پہنچا۔ پھر اس شخص کی روح لے جانے کے لیے رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑا کرنے لگے، رحمت کے فرشتے کہنے لگے (اس شخص کی روح ہم لے جائیں گے) کیونکہ یہ شخص نیک لوگوں کی بستی کی طرف اپنے دل سے توبہ کر کے جا رہا تھا۔ عذاب کے فرشتے کہنے لگے یہ وہ شخص ہے جس نے زندگی بھر ایک نیکی بھی نہیں کی (دونوں قسم کے فرشتوں کے درمیان ابھی یہ جھگڑا جاری تھا) کہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا۔ تمام فرشتوں نے اس آنے والے فرشتے کو اپنے درمیان فیصل مقرر کیا۔ اس فرشتے نے کہا: دونوں بستیوں کو شمار کیا جائے۔ جب پیکار گئی تو وہ شخص نیک و کار لوگوں کی بستی کے قریب پایا گیا پس اس شخص کی روح رحمت کے فرشتے لے گئے۔

اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو صحرا میں اپنی گم شدہ سواری اور زادراہ کو پالے۔“ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ اتنا پسندیدہ عمل ہے کہ انہوں نے توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا رکھ چھوڑا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ حضرات ائمہ احمد اور مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ اتنا محبوب عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح سارے بدن سے نکل کر اس کے حلق تک نہ پہنچ جائے۔ امام ترمذیؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس کی روح اس کے حلق تک نہ پہنچ جائے۔“

اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ ان کا بندہ ان کے روبرو اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ چنانچہ وہ دن اور رات دونوں وقت اپنے ہاتھ کو پھیلاتے ہیں کہ شاید کوئی توبہ کرنے والا اپنے گناہوں سے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول فرمانے کیلئے اپنا ہاتھ اس وقت تک پھیلاتے رہیں گے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ امام مسلم حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کو رات کے وقت پھیلاتے ہیں تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کو دن کے وقت پھیلاتے ہیں تاکہ رات کی تاریکی میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔“

آفات سادی کے پیش نظر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہر انسان غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے، ہر ذی روح سے گناہ سرزد ہوتے ہیں لیکن سچے مسلمان کی علامت یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد اس پر تادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روبرو توبہ و استغفار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے روبرو توبہ و استغفار کرنے والوں کو انتہائی زیادہ پسند فرماتے ہیں اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ ذیل میں اس بات کو نو نکات کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ و استغفار کرنا کتنا پسندیدہ عمل ہے۔

جب کسی شخص کا زادراہ کسی لبق و دق صحرا میں گم ہو جائے اور وہ صحرا میں اکیلا رہ جائے، یہاں تک کہ موت اسے سامنے نظر آئے۔ اس وقت اگر اس کا زادراہ اسے کسی کمی بیشی کے بغیر مل جائے تو اس شخص کی خوشی کتنی زیادہ ہوگی لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس صحرا میں پھنسے ہوئے شخص سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ حضرات ائمہ بخاری مسلم اور ترمذی حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی لبق و دق صحرا میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا زادراہ لدا ہوا ہو۔ صحرا میں وہ شخص (آرام کرنے کی غرض سے) سو جائے اور جب بیدار ہو تو اس کی سواری (اس سے دور) جا چکی ہو، وہ اپنی سواری کو تلاش کرے، یہاں تک کہ اسے پیاس محسوس ہو (پھر وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے اپنے آپ سے کہے) جہاں میری سواری گم ہوئی میں اس جگہ جا کر سو جاتا ہوں تاکہ مجھے موت آجائے پھر وہ اپنے بازو پر اپنا سر رکھے تاکہ اسے موت آجائے۔ (اسی اثناء میں اس کی آنکھ لگ جائے) پھر جب وہ بیدار ہو تو اس کے پاس اس کی سواری کھڑی ہو جس پر اس کا زادراہ لدا ہوا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ

جناب محترم کاتب صاحب نے کتاب روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان میں سب سے زیادہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور حضرت علامہ محمد ابراہیم کی تقاریر کو ضبط کیا ہے ان حضرات کی تقاریر آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ (روائیداد جلسہ قادیان)

فتنہ انکار حدیث

بقیہ

ہاتھ کاٹیں تو داہنا کانیں یا بائیں؟ پھر اسے کانیں تو کہاں سے کانیں؟ بغل سے یا کہنی سے یا کلائی سے؟ یا ان کے بیچ میں کسی جگہ سے؟ آپ جو جواب بھی دیں، اس کا ثبوت قرآن سے دیں اور اگر قرآن سے اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تو کیسے کہتے ہیں کہ قرآن میں ہر مسئلہ بیان کر دیا گیا ہے۔

① چھٹا سوال: قرآن میں یہ ارشاد ہے کہ جب جمعہ کی نماز کیلئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ سوال یہ ہے کہ جمعہ کے دن کب پکارا جائے؟ کس نماز کیلئے پکارا جائے؟ جس نماز کیلئے پکارا جائے، وہ نماز کیسے پڑھی جائے؟ ان ساری باتوں کا ثبوت قرآن سے دیجئے۔ ورنہ تسلیم کیجئے کہ قرآن میں ہر مسئلہ بیان نہیں کیا گیا۔

صاف بات یہ ہے کہ قرآن میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو باتیں ہم نے پوچھی ہیں، ان باتوں میں اور اسی طرح زندگی کے بہت سارے مسائل میں تنہا قرآن سے کسی طرح بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا تھا۔ یہ طریقہ صرف حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب تک حدیث کو نہ مانیں، خود قرآن پر بھی عمل نہیں کر سکتے۔ رحمت ہو جماعت محدثین پر جنہوں نے خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات کو بڑی عرق ریزی سے مرتب و محفوظ کیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک

15 اگست کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اہل حدیث علی آباد چک نمبر 112 تحصیل سانگلہ مل ضلع ننکانہ میں حضرت مولانا قاری شفیع الرحمن نے ”والدین کی نافرمانی پر سزا“ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ آپ کا خطاب نہایت مدلل و مؤثر تھا۔

منجانب:۔ عبد الغفور دہلہ، علی آباد چک نمبر 112 سانگلہ مل۔

سچے دل سے توبہ کرنے کے بعد درگزر فرماتے ہیں جس شخص کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ چکے ہوں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے آدم کے بیٹے! تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے اور عاجزی کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا رہے، میں تیرے گناہوں کے باوجود تجھے معاف کرتا رہوں گا اور اس بات کی پروا نہ کروں گا (کہ تیرے گناہ کتنے زیادہ ہیں) اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو میں تیرے گناہوں کی پروا کیے بغیر تجھے معاف کر دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے برابر غلطیوں کا ارتکاب کرے، پھر میری ملاقات کیلئے حاضر ہو اور تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین کے برابر ہی تیرے گناہوں کیلئے معافی لے کر آؤں گا۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں سے درگزر فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے رب و توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!



قادیان میں دوسرا جلسہ

بقیہ

مارچ 19-21ء مطابق ⑤ رجب 1346ھ بروز جمعۃ المبارک 10 بجے امرتسر سے گاڑی پر سوار ہو کر پورے بارہ بجے بنالہ اسٹیشن پر پہنچی۔ جہاں پر لوگ ایک کثیر تعداد میں بغرض استقبال موجود تھے۔

رضا کاران استقبال کی کمیٹی مسلم لیگ ایسوسی ایشن اور دیگر سبب شندگان بنالہ نے جس خلوص و اشتیاق اور انتظام سے معزز مہانوں کا خیر مقدم کیا وہ قابل تعریف تھا۔ علماء کرام کی جماعت گاڑیوں میں سوار ہو کر نعروں کے ساتھ بڑی مسجد میں پہنچے، فریضہ نماز آداء کرنے کے بعد کھانا کھلایا گیا، 3 بجے کے قریب قلعہ ہمالہ کے متصل جلسہ وعظ منعقد ہوا جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر نے علماء کرام کے آگے قادیان میں جانے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے آریائی مشن کے عقائد سے پبلک کو آگاہ کیا۔

نظمی اور گناہ ہر شخص سے سرزد ہوتا ہے، لیکن اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ لہذا جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اسے بہترین غلطی والا کہا گیا ہے۔ امام ترمذی حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”آدم کا ہر بیٹا غلطی کرتا ہے اور بہترین غلطی کرنے والا وہ شخص ہے جو (اپنی غلطی سے) توبہ کرے۔“

اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے لوگ اس قدر پسند ہیں کہ جو قوم گناہ نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ اس قوم کے بدلے میں ایک ایسی قوم بھیجتے ہیں جو گناہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔ امام مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے ایک ایسی قوم بھیجیں گے جو گناہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔“

جو شخص سچے دل کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے پھر نہ چاہنے کے باوجود اس سے وہ گناہ دوبارہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوبارہ معاف فرمادیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شخص دل سے اس گناہ کا چاہنے والا نہ ہو۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(میرا) بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہ کو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرماتے ہیں: میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس نے جانا کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ ہی کی وجہ سے اس کا عذاب بھی آتا ہے۔ (بندہ تین دفعہ گناہ کرتا ہے اور تینوں مرتبہ اللہ تعالیٰ جواب میں یہی فرماتے ہیں پھر جب بندہ اپنے گناہ سے بار بار سچے دل سے توبہ کرتا ہے لیکن وہ گناہ اس سے بار بار سرزد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندے! تو جیسا چاہے عمل کر، میں نے تجھے معاف کیا۔“

اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہوں سے بھی اس کے

خسارہ کے اسباب

جناب مولانا محمد طیب معاذ

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یہ حقیقت پوری طرح واضح فرمائی ہے کہ دنیا میں اس کے احکامات کی پاسداری کا نتیجہ ابدی سعادت ہے۔ اس کے برعکس، ہدایت الہی سے روگردانی انسان کی زندگی کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اللہ احکم الحاکمین نے قرآن مجید میں بارہا مقامات پر انسان کو خسارے کے اسباب اور نقصانات سے آگاہ فرمایا ہے پھر اس پر مستزاد یہ کہ انسان کو اس خسارے سے محفوظ رہنے کے ذرائع کے بارے میں بھی مطلع کر دیا۔ درج ذیل سطور میں اختصار کے ساتھ خسارے کے حقیقی اسباب، نتائج اور اس سے بچنے کے طریقے قلمبند کئے گئے ہیں۔

خسارے کی حقیقت

خسارہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ خ، س، ر ہے جو اپنے معنی کے اعتبار سے نقصان، گھٹائے وغیرہ پر منطبق ہوتا ہے۔ حقیقت میں خسارہ دنیا میں انعامات سے محرومی نہیں بلکہ آخرت میں جنت الفردوس کے حصول میں ناکامی، دیدار الہی سے محرومی اصل خسارہ اور نقصان ہے۔ فرمان ربانی ہے:

فَمَنْ زُحِزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران 185)

”جو (خوش قسمت) آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا حقیقت میں کامیاب وہی ہے۔“

خسارہ کے اسباب

شرک: اللہ کی ذات، صفات، افعال میں کسی بھی چیز کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے اور شرک ہی انسان کیلئے دنیا و آخرت میں خسارے کا بنیادی سبب ہے جیسا کہ ارشاد رب العالمین ہے:

وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (زمرہ 65)

”اور بلاشبہ آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے (یہ) وحی کی گئی کہ اگر آپ

نے شرک کیا تو آپ کے اعمال ضرور ضائع ہو جائیں گے اور آپ ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ (خسارہ) اس لئے ہے کہ شرک سے آدمی کے نیک عمل ختم ہو جاتے ہیں اور اس کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔“

لٹائے الہی کا انکار: قیامت ایک اٹل حقیقت ہے۔ روزِ حشر رب تعالیٰ کے حضور پیشی کا یقین رکھنا لازمی امر ہے لیکن جو لوگ اللہ سے ملاقات اور حشر کے قیام کے منکر ہیں وہ نقصان اور خسارہ پانے والے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ نَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَقْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْذَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِدُّونَ﴾ (انعام 31)

”بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا حتیٰ کہ جب انکے پاس قیامت اچانک آجائیگی تو وہ کہیں گے ”ہائے افسوس! ہم سے اس معاملے میں کسی کوتاہی ہوئی اور اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔“

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ملاقات کا انکاری ہے وہ خائب و خاسر اور ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہے۔ یاد رکھئے! قیامت کی تکذیب آدمی کو محرمات کے ارتکاب پر اکساتی ہے اور ہلاکت کا موجب بننے والے اعمال کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

کفر و ارتداد اور اسلام سے روگردانی

انسان اگر کفر و ارتداد کا راستہ اختیار اور اسلام سے اعراض اور پہلو تہی کرے تو یہ فیج عمل بھی خسارے اور نقصان فی الدارين کا موجب ہے، جیسا کہ اس امر کی

وضاحت اس آیت میں ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَاعْلَمُوا أَنَّهُمْ أُولَٰئِكَ فِي الْخَاسِرِينَ (البقرہ 121)

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے، وہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کو نہیں مانتے وہی (حقیقت میں) خسارہ پانے والے ہیں۔“

دوسرے مقام پر ارشاد رب العالمین ہے:

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (المائدہ 55)

”جو شخص ایمان کا انکار کرتا ہے اس کے اعمال ضائع ہو گئے (جبکہ) روزِ قیامت وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔“

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدیؒ فرماتے ہیں کہ ان کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو قیامت کے روز اپنی جان، مال اور اپنے اہل و عیال کے بارے میں سخت خسارہ میں ہوں گے اور ابدی بدبختی ان کا نصیب جبکہ جنت سے محرومی ان کا مقدر ہوگی۔

شیطان سے دوستی: شیطان انسان کا ازلی و ابدی دشمن ہے جس کی عداوت اظہر من الشمس ہے مگر افسوس کہ مسلمان زیادہ تر اسی شیطان کو ہی اپنا دوست بناتا ہے، اس کے کہنے پر برے اعمال انجام دیتا ہے بالآخر یہی روش انسان کو خاسرین کی صف میں لے جاتی ہے۔ رب العزت کا فرمانِ ذی شان ہے:

وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا (النساء 119)

”اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنا لے تو وہ یقیناً کھلے نقصان میں جا پڑا۔“

شیخ السعدیؒ فرماتے ہیں: ”جو بد بخت دین و دنیا کے خسارے میں پڑ جائے اور جسے اس کے گناہ ہلاک کر کے رکھ دیں اس سے زیادہ واضح اور بڑا خسارہ کیا ہو سکتا ہے، وہ ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں سے محروم ہو کر بد نصیبی میں مبتلا ہو گیا۔“ اس کی غمازی یہ آیت کرتی ہے:

اسْتَخْوَذُوا عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ

اہل و عیال کو بھی نقصان و خسارے میں مبتلا کر دے گا۔

خسارہ کے اثرات

خاسر آدمی کے دنیا و آخرت میں نتائج و عواقب کیا ہیں؟ قرآن پاک کی متعدد آیات میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں سے چند ایک اہم نتائج و اثرات درج ذیل ہیں:

دنیا و آخرت میں نقصان خاسر آدمی درحقیقت دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہتا ہے۔ سورۃ الحج میں رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخَسِرَانُ الضَّالِّينَ (الحج 11)

”اور لوگوں میں سے کوئی اللہ کی عبادت کنارے پر کرتا ہے پھر اگر اسے بھلائی مل جائے تو اس پر مطمئن ہو گیا اور اگر اسے کوئی آزمائش آپڑی تو اپنے چہرے کے بل پلٹ جاتا ہے، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا، یہی تو صریح نقصان ہے۔“

ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خسر الدنیا والآخرة (اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی) سے مراد یہ ہے کہ اس نے دنیا میں بھی کچھ حاصل نہیں کیا اور آخرت میں باری تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے حد درجہ کی شقاوت اور رسوا کر دینے والے عذاب سے دوچار ہوگا۔ اس لئے تو آیت کے آخر میں فرمایا کہ ”یہی صریح نقصان یہ عظیم ترین خسارہ اور ناکام و نامراد سودا ہے۔“

اعمال کی بے وزنی: روز قیامت اعمال کا وزن ہوگا، نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کی صورت میں آدمی جنت میں داخل ہوگا اور اگر برائیوں والا پلڑا جھک گیا تو دائمی جہنم کا عذاب ہوگا۔ خسارے کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ نیک اعمال کے وزن کا پلڑا ہلکا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد رب العالمین ہے:

وَالْوِزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَن خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلُمُونَ (الاعراف 8-9)

وعدوں کی پروا نہیں کرتے، ان کو توڑتے اور حکم الہی سے اعراض کرتے، گمراہی و معاصی کے مرتکب ہوتے ہیں اور آپس کے معاہدوں کا پاس نہیں رکھتے۔

تدبیر الہی سے بے خوئی اللہ تبارک و تعالیٰ نافرمان لوگوں کے ساتھ اپنی تدبیر سے انتقام لیتا ہے مگر کچھ بد بخت لوگ پھر بھی تدبیر الہی سے بے خوف رہتے ہیں اور رب تعالیٰ کے انتقام سے بچنے کا ذریعہ (احکامات الہی پر عمل کرنا) اختیار نہیں کرتے۔ باری تعالیٰ نے ایسے ظالم لوگوں کو نقصان اٹھانے والے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد رب العزت ہے:

أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (الاعراف 99)

”کیا وہ پھر اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے؟ اللہ کی تدبیر سے بے خوف تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں۔“

دنیاوی امور میں حد سے زیادہ مشغولیت

دنیا ایک مسافر خانہ ہے، مؤمن آدمی اس میں دل لگا کر اپنی اصل منزل (آخرت) کو بھولتا نہیں ہے۔ مگر چند قابل ترس لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی معاملات (مال و دولت اور آل و اولاد) میں مشغول ہو کر اپنے حقیقی مقصد کو بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ درحقیقت نقصان سے دوچار ہو گئے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (المنافقون 9)

”اے ایمان والو! تمہارا مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں گے تو وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو کثرت سے اپنے ذکر کا حکم دیا ہے اور اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مال و اولاد میں ہی مشغول ہو کر نہ رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو شخص دنیا کی زندگی اور زیب و زینت ہی کو اپنا مطمح نظر بنا لے اور اپنے خالق کی اطاعت اور اس کے ذکر سے غافل ہو جائے تو اس کا شمار ان خسارہ پانے والوں میں ہوگا جو قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے

هُمُ الْخَاسِرُونَ (المجادلہ 19)

”ان پر شیطان غالب آ گیا ہے پھر اس نے انہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا، یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ خبردار! یاد رکھیے کہ شیطانی گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے۔“

بدظنی اور بدظنی اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نہ رکھنا اور بدظنی سے کام لینا بھی خسارے کا باعث اور نقصان فی الدارين کا موجب ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرَأَيْتُمْ فَوَاصِبَكُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (حم السجدہ 23)

”اور تمہارا یہی (برا) گمان جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا، اسی نے تمہیں ہلاک کیا چنانچہ تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے۔“

سیدنا حسنؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”خبردار! لوگ اللہ پر اپنے گمان کے مطابق اعمال کرتے ہیں، مومن و موحّد آدمی کا اللہ کے ساتھ گمان اچھا ہوتا ہے، اس لئے وہ اعمال صالحہ میں سبقت لے جاتا ہے اور کافرو منافق چونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظن ہوتے ہیں اس لئے بدظنی کے عادی ہیں۔“

وعدہ شکنی اللہ کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی پاسداری نہ کرنا انسان کو عظیم خسارہ سے دوچار کر دیتا ہے۔ فرمان رب العزت ہے:

الَّذِينَ يَقْضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (البقرہ 27)

”جو لوگ اللہ کا عہد پکا کر لینے کے بعد اسے توڑتے ہیں اور جن (رشتوں) کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹتے ہیں اور زمین پر فساد کرتے ہیں، وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔“

تفسیر سعدی میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے فاسقوں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔ آیت میں عہد کا لفظ عام ہے، اس سے مراد وہ عہد بھی ہے جو ان کے اور ان کے رب کے درمیان ہے اور اس کا اطلاق اس عہد پر بھی ہوتا ہے جو کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے ایقانے عہد کی سخت تلقین فرمائی، مگر کافر لوگ ان

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُودِ (آل عمران 185)

”جو آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا (حقیقت میں) یہی آدمی بہت عظیم کامیابی کا حقدار ہے۔“

مگر خاسر آدمی اس ابدی سعادت سے محروم ہے۔

ارشاد رب العالمین ہے:

لَيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمُهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلُهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (الانفال 37)

”تا کہ اللہ تعالیٰ پاک سے ناپاک کو الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے پھر اس کو جہنم میں ڈال دے، یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔“

خسارے سے بچاؤ..... مگر کیسے؟

قرآن مجید نے انسانیت کی مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ قرآن پاک نے جہاں خسارہ کے اسباب اور اس کے نتائج و عواقب ذکر کئے ہیں وہاں اس سے بچاؤ کے طریقے بھی بتلائے ہیں۔

سورۃ العصر بظاہر تو چند آیات پر مشتمل ہے مگر اس میں پنہاں درس و عبرت اور ہدایت و تعلیمات کا بحر ہے۔ سورۃ العصر میں باری تعالیٰ نے انتہائی اختصار مگر جامعیت کے ساتھ اس خسارہ سے بچنے کے اسباب و عوامل بیان کئے ہیں۔ معروف مفسر فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن السعدی سورۃ العصر کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے خسارے کو ہر انسان کے لئے عام قرار دیا ہے سوائے اس شخص کے جس میں درج ذیل چار صفات پائی جائیں:

(1) ان امور پر ایمان لانا جن امور پر ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ایمان علم کے بغیر نہیں ہوتا، اس لئے علم ایمان کی فرع ہے، علم کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ (2) علم صالح۔ یہ تمام تر ظاہری و باطنی بھلائی کے افعال کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق واجبہ و مستحبہ سے متعلق ہوں۔

(3) ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرنا یعنی اہل ایمان ایک دوسرے کو نیک اعمال کی وصیت کرتے ہیں، ان پر ایک دوسرے کو آمادہ کرتے ہیں اور نبی کے کاموں

أَمَّا أَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخِلَافِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخِلَافِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخِلَافِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاصُوا أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (توبہ 69)

”تم منافق لوگ! ان لوگوں کی طرح (ہو) جو تم سے پہلے تھے، وہ قوت میں تم سے کہیں زیادہ زبردست اور مال و دولت میں کہیں زیادہ تھے، چنانچہ وہ دنیا میں اپنے حصے سے بہرہ یاب ہو چکے جس طرح تم سے پہلے والے لوگ اپنے (دنیاوی) حصہ سے بہرہ یاب ہو چکے اور تم بھی فضول باتوں میں الجھے رہے جس طرح وہ فضول باتوں میں الجھے رہے۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔“

”ان کے اعمال برباد ہو گئے“ کا معنی یہ ہے کہ ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان کو کوئی ثواب نہیں ملے گا کیونکہ وہ فاسد ہیں۔ خسارہ اٹھانے والے وہی ہیں کیونکہ وہ اعمال کے باوجود ثواب سے محروم رہیں گے۔

رحمت الہی سے محرومی ہر صاحب ایمان شخص دنیا و آخرت میں باری تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہے، گناہوں کی معافی ہی ہر انسان کی خواہش ہے۔ لاریب کہ باری تعالیٰ بہت زیادہ رحم کرنے والا اور اپنے گناہ گار بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے مگر جب سیدنا نوح علیہ السلام کی دعا پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ خاسر آدمی ان دونوں نعمتوں سے محروم ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (ہود 47)

”نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تو نے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔“

جہنم کا داخلہ قرآن نے واضح الفاظ میں انسان کی حقیقی کامیابی کو بیان کیا ہے کہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ

”اور اس دن اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے پھر جس شخص کے (نیک اعمال کے) وزن بھاری ہو گئے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جس شخص کے (نیک اعمال کے) وزن ہلکے ہو گئے وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں اپنی جانوں کو خسارہ میں ڈالا، اس لئے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ بے انصافی کرتے تھے۔“

نفس اور اہل و عیال کو نقصان یاد رکھیے! جو لوگ اپنے برے اعمال کے سبب خاسرین کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں وہ صرف اپنا نقصان نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے اعزاء و اقارب اور اہل و عیال کے لیے شدید نقصان کا باعث ہیں۔ سورہ زمر میں ارشاد ربانی ہے:

قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخَسِرَانُ الْمُبِينُ (زمر: 15)

”تو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دیجئے! بلاشبہ خسارہ اٹھانے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے روز قیامت اپنے گھر والوں کو (بھی) خسارے میں ڈالا۔ خبردار! یہی صریح خسارہ ہے۔“

خسروا انفسہم اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا یعنی جہنم میں ہمیشہ داخلے کی بنیاد پر اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا۔ ”اپنے گھر والوں کو بھی خسارے میں ڈالا۔“ یعنی اب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو چکے ہیں اور ان کی کبھی بھی آپس میں ملاقات نہ ہو سکے گی خواہ یہ صورت ہو کہ وہ ان کے گھر والے جنت کے مکین بن گئے ہوں اور وہ جہنم کے یا وہ تمام جہنم رسید ہو گئے ہوں اب وہ کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی راحت و سرور پاسکتے ہیں۔

مگر خاسر آدمی ہدایت سے محروم رہتا ہے

باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِى وَمَنْ يُضِلِلْ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (اعراف 178)

”جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرے تو ایسے لوگ خسارے والے ہیں۔“

اعمال کی بربادی دنیاوی زندگی میں کوئی آدمی اپنی محبت کو رایگاں جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا، مگر خاسر کے (اعمال) آخرت میں برباد کر دیئے جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَآكْثَرَ

جناب مولانا ابوعلی اثری

نامور اہل حدیث ادیب مولانا عبدالحلیم شرر رحمۃ اللہ علیہ

تحریک

ان کو ندوہ، مولانا شبلی اور ان کے شاگردوں سے بڑا تعلق تھا۔ خصوصاً مولانا شبلی کے فضل و کمال اور ان کی قوت تحریر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے معاملات میں ہمیشہ مدافعتانہ پہلو اختیار کرتے تھے اور ان کی بہت پر زور حمایت کرتے تھے۔ جب مولانا شرر کا عمر طبعی میں پہنچ کر انتقال ہوا تو انہی گونا گوں تعلقات اور روابط کی بنا پر مولانا سید سلیمان ندوی نے معارف میں ان کا بہت پر زور ماتم لکھا، بہت شاندار الفاظ میں ان کی اردو خدمات کو سراہا اور ان کے حالات زندگی تحریر کئے۔ سید صاحب نے معارف ہی کے اپنے ایک مضمون میں اس واقعہ کو بڑے لطف و لذت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ”دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ سے پہلے مجھ کو چند ماہ بہار کی مشہور علمی و مذہبی خانقاہ پھولاری شریف میں رکھا گیا جہاں ہر ہفتہ قوالی ہوتی تھی۔ اس کے اثر سے قصبہ میں شعر و سخن کا بڑا چرچا تھا جس سے میں بھی متاثر ہوا۔ یہیں میں نے سب سے پہلے مولوی عبدالحلیم شرر کا ناول منصور موہنا دیکھا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ جس وقت کتاب ختم کی، خوب پھوٹ پھوٹ کر رویا۔ میری اردو تحریر پر سب سے پہلا اثر انہی مولانا عبدالحلیم شرر کا پڑا اور اس کا اثر ایک عرصہ تک رہا۔ یہاں تک کہ الندوہ میں شائع ہونے کیلئے جو دو مضمون لکھ کر مولانا شبلی کی خدمت میں پیش کئے وہ اسی طرز میں تھے۔ ان میں ایک علم حدیث پر تھا اور ایک منطق پر، مولانا نے پہلے مضمون کو کچھ اصلاح دے کر باقی رکھا اور وہ شائع بھی ہوا اور دوسرے کو جس میں شریعت زیادہ تھی نکال ڈالا۔“

مولانا شرر محض اردو کے ادیب، انشاء پرداز، شاعر، مؤرخ، سوانح نویس اور ناول نگار ہی نہ تھے بلکہ عربی علوم فنون کے بڑے زبردست عالم بھی تھے۔ اپنے دور کے مشاہیر اساتذہ سے ان کے حلقہ درس میں پہنچ کر تمام علوم و فنون حاصل کئے۔ میا برج میں اپنے خاندانی بزرگوں کے ساتھ بچپن گزار کر لکھنؤ آئے تو تمام مروجہ علوم کی تحصیل

مولانا عبدالحلیم شرر کو دنیا اپنے وقت کا کامیاب، مقبول ترین ناول نگار اور فلورنڈ احسن انجیلینا، منصور موہنا، فردوس بریں جیسے بہترین تاریخی ناولوں کا مصنف جانتی ہے اور اسی حیثیت سے ان کی قدر کرتی ہے۔ ان کے ماہوار رسالہ دگلداز کے بھی جو لکھنؤ سے نکلتا تھا، شائقین ادب بہت قدردان تھے۔ اس میں مولانا شرر ہی کے زیادہ تر سوانحی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے تھے اور وہ اردو داں حلقہ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھے جاتے تھے۔ مولانا شرر نے ناولوں کے ساتھ بہت سی تاریخی کتابیں اور بزرگوں کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ انہوں نے ناول کے پیرائے میں جو یائے حق کے نام سے دو جلدوں میں حضور انور ﷺ کی سیرت طیبہ لکھی ہے۔ دارالمصنفین کے سلسلہ تصنیفات میں ایک اہم اور اردو میں اپنے موضوع پر منفرد کتاب دو جلدوں میں تاریخ صقلیہ بھی ہے جس پر دارالمصنفین کو فخر ہے۔ لیکن اس سے بہت پہلے مولانا عبدالحلیم شرر نے صقلیہ میں اسلام کے نام سے صقلیہ کی ایک مختصر تاریخ لکھی تھی جس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ صقلیہ میں بھی کبھی مسلمان تھے جہاں انہوں نے حکمرانی کی اور بڑے کارنامے انجام دیئے۔ دارالمصنفین کی تاریخ صقلیہ مولانا شرر کے اسی رسالہ کی تفصیل ہے جس میں صقلیہ کی ہر قسم کی علمی و سیاسی، تمدنی و ثقافتی تاریخ اور وہاں کے ہر شعبہ علم کے علماء و فضلاء و ماہرین کے حالات آگئے ہیں۔ مولانا شرر کے متعلق بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ وہ اپنے وقت کا سب سے مقبول اور پسندیدہ ناول نگار اور منصور موہنا، حسن انجیلینا اور قیس لہجی جیسے دلکش ناولوں کا مصنف اور دگلداز جیسے مقبول ادبی رسالہ کا ایڈیٹر مسلکاً الحمد للہ تھا۔ ان کو اس مسلک سے اتنا شغف تھا کہ ان سے جو بھی ملنے جاتا تو اس سے اپنے مسلک کے مطابق نماز پڑھواتے تھے اور فرماتے تھے کہ قرآن و حدیث سے یہی قریب تر ہے۔

مولانا ابوالحسنات عبدالحی فرنگی محل سے کی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد دہلی جا کر مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے حلقہ درس حدیث میں شریک ہوئے اور ان سے حدیث پڑھی۔ انہی کے اثر و صحبت، فیض علم اور شرف تلمذ سے ان کا میلان الحمد للہ مذہب کی طرف ہو گیا جس کے سید صاحب سب سے بڑے داعی اور مناد تھے۔ ان کے درس حدیث میں ایسا جادو تھا کہ جو بھی اس فن کے حصول کیلئے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتا انہی کا ہو جاتا۔ یہ ہندوستان کیا عالم اسلام کی سب سے بڑی درسگاہ حدیث تھی جس میں داخل ہونے کیلئے مشرق و مغرب اور جنوب و شمال ہر طرف سے جوق در جوق طلباء حدیث آتے تھے اور اس چشمہ فیض سے فیض یاب ہوتے تھے۔ اس درسگاہ سے جو نامور علماء کرام اٹھے اور اپنے درس و تدریس، تقریر و تحریر، تصنیف و تالیف و اشاعت، تعلیم و تلقین سے تمام عالم کو فیض پہنچایا اور لوگوں میں اعتصام بالکتاب اور اتباع سنت کا ایک عام جذبہ اور ولولہ پیدا کر دیا، ان میں مولانا ابراہیم صاحب آروی بھی تھے، جنہوں نے سب سے پہلے طریق النجات کے نام سے مشکوٰۃ شریف کا اردو میں ترجمہ کیا جو بہت مقبول ہوا۔ عربی تعلیم اور عربی مدارس میں اصلاح کی اور اپنے وطن آ رہے میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی جو بہت زمانہ تک نہایت کامیابی سے چلتا رہا۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے بیرونی طلباء کے رہنے کیلئے باقاعدہ ہاسٹل قائم کیا جو اس وقت تک ہندوستان کی کسی عربی درسگاہ میں نہیں تھا۔ اس نئے کام کا لوگوں نے خیر مقدم کیا اور اب قریب قریب تمام مرکزی درسگاہوں میں دارالاقامہ قائم ہو گئے ہیں اور ان میں رہ کر عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس مدرسہ کی زیارت مولانا شبلی نے بھی کی تھی۔ ندوہ لکھنؤ اسی نمونہ پر بہت بعد میں قائم ہوا اور اسی کی دیکھا دیکھی اس میں بھی ہاسٹل تعمیر کئے گئے۔

⑤ دوسرے مولانا شمس الحق ڈیانوی مرحوم تھے جنہوں نے عون المعبود کے نام سے ابوداؤد کی دو جلدوں میں عربی میں شرح لکھی۔ جس سے جامع اور مستند کوئی شرح نہ ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے دارالمصنفین کے کتب خانہ کیلئے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مکتبہ سے 80 روپے منگوائے تھے۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی بہت ہی

صاحب ثروت سے ادا، دولت اور زندگی کا بہترین مقصد کتب حدیث کے نسخہ و اشاعت کو قرار دیا تھا۔ اتنی ضخیم شرح کے علاوہ جو بڑی تفتیح کی ہزاروں صفحات مشتمل ہے، فن حدیث کی اور بہت سی کتابیں چھپوانے کا مقصد تقسیم کیں۔

مولانا عبدالحلیم شرر جنہوں نے دہلی میں رہ کر اس کا کوئی حلقہ قائم کیا اور نہ وعظ و ارشاد کی کوئی محفل گرم کی، نہ رشد و ہدایت کی کوئی مسند بچھائی، نہ دینی موضوع پر کوئی کتاب تصنیف کی تاہم اسی درگاہ کا یہ فیض تھا کہ انہوں نے نجد کے مشہور مصلح و امام شیخ محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کا اردو زبان میں سب سے پہلے ترجمہ کیا۔ لیکن اس کے بعد ان کا رجحان آہستہ آہستہ ناول نویسی کی طرف ہو گیا، اپنی پوری زندگی اس کی نذر کر دی اور بے شمار تاریخی ناول لکھے جو بہت مقبول ہوئے۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک جو یائے حق کے نام سے دو جلدوں میں ناول کے پیرائے میں لکھی، اس حیثیت سے ان کا شمار بھی اردو کے مشہور سیرت نگاروں میں کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک اہلحدیث ہونے کی حیثیت سے بھی اس میں کوئی واقعہ سیر و تاریخ و مغازی کے خلاف نہیں لکھا گیا۔ بلکہ حدیث کی کتابوں ہی سے زیادہ فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

اصل میں ان کا ذوق تاریخی تھا اور ان کا تاریخ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ انہوں نے تاریخی ناولوں کے ساتھ خالص تاریخ کی بھی بہت سی کتابیں لکھیں۔ مثلاً تاریخ بغداد، تاریخ اسلام، تاریخ حروب صلیبیہ، تاریخ سندھ، صقلیہ میں اسلام وغیرہ۔ ان کی تمام تالیفات و تصنیفات کی تعداد 80 ہے۔ دگلداڑ، محشر، اودھ اخبار، اتحاد، پردہ، عصیت اور ملک کے دوسرے پرچوں میں انہوں نے جو بے شمار مضامین لکھے ان کے مجموعے چھپے وہ ان کے علاوہ ہیں جن کی تعداد دس بارہ سے کم نہ ہوگی۔ ہندوستان میں شیخ محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کے ترجمہ کی طبع و اشاعت کی، اسی ترجمہ کے آخر میں عجیب و غریب داستان لکھی، جو درج ذیل ہے:

بدایوں کے ایک شیخ نے عربی میں ایک کتاب کی تصنیف کی اور مشہور کر دیا کہ یہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید ہے اور اپنے ہی قلم سے علمائے حرمین کی

طرف سے اس کا جواب بھی لکھا جس کا نام ”رجم الشہبائے“ رکھا اس سے عوام میں بڑی گمراہی پھیل گئی۔ یہ دیکھ کر مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی مرحوم نے اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ نفس کتاب اور اس کا جواب جو علمائے حرمین کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ سب جعلی ہے اور اس کا دور قریب کا تعلق بھی اصل کتاب التوحید سے نہ ہے جسکے مصنف شیخ محمد بن عبد الوہاب ہیں۔ اس کے بعد عالم اہل آباد پٹنہ کے ایک اہل توحید بزرگ مولوی تلمط حسین صاحب کو اصل کتاب التوحید کے چھپوانے کا خیال پیدا ہوا اور انہوں نے اس کی تلاش شروع کر دی چنانچہ ان کو اس کے کئی نسخے دستیاب ہو گئے۔ لیکن ان میں سے کسی نسخہ کی صحت پر موصوف کو اطمینان نہ ہو سکا۔ وہ اس کے کسی مستند نسخے کی تلاش و جستجو میں سرگرداں تھے کہ حسن اتفاق سے اس کا ایک مستند ترین نسخہ جو صاحب کتاب شیخ محمد بن عبد الوہاب کی پوتی کے نسخہ کی نقل اور اسی سے تصحیح کیا ہوا تھا ان کے ہاتھ لگ گیا اسی کو مع اردو ترجمہ کے چھپوانے کا انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے مولانا عبدالحلیم شرر سے جو دہلی میں میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے دورہ حدیث میں شریک تھے اور جن کو نیا برج کلکتہ کی علمی و ادبی و شعری صحبتوں میں اردو میں لکھنے پڑھنے کا بہت ہی اعلیٰ ذوق پیدا ہو گیا تھا، اردو میں نہایت فصیح و بلیغ ترجمہ کرایا اور انہی شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے پوتے سید عبدالسلام کے ذاتی مطبع فاروقی دہلی سے نہایت اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا۔ اس میں اصل عربی متن الگ ہے جس کا ایک نسخہ راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہے۔ عربی متن کے صفحات ۳۶ ہیں اور اردو ترجمہ کے صفحات ۵۰ ہیں۔ غالباً اس کے دوسرے ایڈیشن کی نوبت نہیں آئی اور پھر یہ پردہ گمنامی میں چلا گیا۔ خود مولانا شرر کو بھی اپنے اس دینی کارنامہ کو دوبارہ منظر عام پر لانے کا ساری عمر خیال پیدا نہیں ہوا۔

حیرت ہے کہ اردو کے عظیم، جلیل القدر ناول نگار، مؤرخ، مصنف پر جس نے اپنی گونا گوں تصنیفات، تاریخی ناولوں اور ہر موضوع پر اپنی بے شمار تحریروں سے ان تمام ارباب کمال کے مقابلہ میں جن پر پی ایچ ڈی کی ڈگریاں لی گئی ہیں کہیں زیادہ اس کے مستحق تھے کہ ان پر تفصیلی مقالہ لکھ کر برصغیر کی کسی یونیورسٹی سے بھی پی ایچ ڈی لی جا

سکتی تھی۔ اس کا خیال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کسی اردو اسکالر کو آیا نہ دہلی یونیورسٹی اور لکھنؤ یونیورسٹی کے کسی اسکالر کو، جہاں انہوں نے اپنی طالب علمی کا کچھ زمانہ گزارا اور جہاں رہ کر اپنی زندگی گزار دی اور اعلیٰ درجہ کے ناولوں اور تاریخی کتابوں کے ساتھ نوابان اودھ کے عہد کا لکھنؤ نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے اور غالباً لکھنؤ یونیورسٹی کے اردو کے نصاب میں یہ اب تک شامل ہے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ اپنے ایک سے ایک بڑھ کر تاریخی ناولوں کے ذریعہ ہندوستان کی پوری ادبی فضاء پر چھائے ہوئے تھے۔ ابھی ایک ناول کا ایڈیشن ختم بھی نہیں ہونے پاتا تھا کہ دوسرا ناول چھپ کر بازار میں آ جاتا تھا اور شائقین اس کے خریدنے اور پڑھنے میں لگ جاتے تھے۔ لطف یہ ہے کہ ناول پر ناول شائع ہونے کے باوجود ان کے کسی ناول کی مقبولیت میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا۔ ان کے تمام ناول یکساں دلچسپی اور ذوق و شوق سے پڑھے جاتے تھے اور لوگوں کو ان سے سیری نہیں ہوتی تھی۔ اس سے بڑھ کر ان کے ناول کی مقبولیت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مولانا سید سلمان ندوی جیسے ثقہ اور مصنف عالم ان کے ایک ناول منصور موہنا کو پڑھ کر اتنا متاثر ہوئے کہ جب کتاب ختم ہو گئی تو خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے اور ان کی تحریروں پر لکھنؤ میں مولانا شبلی نعمانی کی صحبت میں آنے سے پہلے تک انہی کے دلکش اسلوب کا اثر رہا۔ اردو کے ایسے مقبول پسندیدہ، صاحب قلم، ادیب، انشاء پرداز پر اب تک اردو کے کسی اسکالر کا قلم نہ اٹھانا، اردو ادب کی کتنی بڑی ٹری بیڈی ہے۔ وہ صرف ادیب اور ناول نگار ہی نہیں تھے بلکہ بہت اچھے مؤرخ اور سوانح نگار بھی تھے۔ انہوں نے بہت سی سوانح عمریاں اور تاریخی کتابیں بھی لکھیں اور ان میں خوب خوب داد تحقیق دی اور عربی میں بعض اہم تاریخی کتابوں مثلاً کتاب التوحید، ولادت سرور دو عالم وغیرہ کا ترجمہ بھی کیا۔ ان کا اسلوب اتنا دلکش اور انداز بیان اتنا مؤثر ہوتا تھا کہ ان کی جو کتاب بھی پڑھنے کیلئے اٹھائی جاتی، بغیر ختم کئے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی تھی۔ ان کا کوئی ناول بھی فرضی نہیں تھا بلکہ تمام تر حقیقت پر مبنی تھا۔ اس لئے اس کے پڑھنے میں لوگوں کو واقعیت کا لطف آتا تھا۔ عربی ادب کی مشہور کتاب اغانی کی جلدیں برابر ان کے مطالعہ میں رہتی تھیں اور اسی سے اپنے ناولوں

تنظیم چیمبر آف کامرس کے سیکرٹری جنرل بھی رہے۔

اہل حدیث یوتھ فورس کے ابتدائی مرکزی قائد چوہدری محمود الحسن جو علامہ احسان الہی ظہیر کے دست راست تھے ان کیساتھ عبداللہ کوثر کی دوستی تھی۔ دونوں نے اپنے دیگر نوجوان رفقاء کے ہمراہ مقامی و مرکزی سطح پر جماعتی تبلیغی و اشاعتی امور میں بڑا کام کیا۔ شہر کی ایک بڑی سیاسی شخصیت بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ مرحوم اور جمعیت علمائے اسلام کے راہنما حکیم محمد عالم جاوید ان کے جگہری دوست تھے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی ملک گیر تحریک میں ضلع خانیوال و گردونواح میں تحریک کو فروغ دینے میں ان کا بڑا حصہ اور جدوجہد تھی۔ تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک ختم نبوت میں انہوں نے سرفہرست جگہ و تازکی۔ وہ حکومتی امن کمیٹیوں اور بین المذاہب ہم آہنگی کے اجلاسوں میں مسلک کی دلیرانہ نمائندگی کرتے۔ جامعہ سعیدیہ کے بانی مولانا علی محمد سعیدی، مولانا معین الدین لکھوی اور مولانا عبدالقادر زیروی (میاں چنوں والے) مرحوم کی عقیدتوں کے مراکز تھے، جنگی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے اور انکی دعائیں و شفقتیں لئے۔ خانیوال میں تقسیم ملک کے بعد ایک مدت تک باقاعدگی کے ساتھ تین روزہ جلسہ منعقد ہوا کرتا تھا۔ عبداللہ کوثر اس جلسہ کے انتظام و انصرام اور جملہ امور میں روح کی حیثیت رکھتے نظر آتے۔ جس دور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر شیخ الحدیث مولانا اعظم، اور ناظم ان سطور کار قلم تھا ہم نے پنجاب کی سطح کی عظیم الشان دوروزہ کانفرنس شہر کے وسط میں منعقد کی جسکی تشہیر، انعقاد اور کامیاب اختتام تک مرحوم کی مساعی حسنہ کا بڑا دخل تھا۔ غرضیکہ بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ مرحوم کے دیگر عزیزوں میں حافظ عبد حبیب الرحمان فاضل مدینہ یونیورسٹی خطیب عبدالحکیم ان کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ قاری محمد عبداللطیف خطیب جامع مسجد اہل حدیث چیمبر کالونی دہاڑی ان کے برادر بھتی ہیں۔ مرحوم کے بیٹے ماشاء اللہ حفاظ اور بیٹیاں صالحہ اور بیوہ تقویٰ وزہد کی پیکر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ (آمین)

محمد یوسف انور

جناب محمد عبداللہ کوثر کا انتقال پر ملال

صاحب نے نہایت الحاح و زاری سے خیر و برکات کی دعا فرمائی۔ شاہ صاحب مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چند ماہ بعد ہی پٹی کے بڑے بازار میں ایک بڑی دکان کا مالک صوفی صاحب کو بنا دیا اور اس زمانے کے لحاظ سے ایک خوبصورت مکان تعمیر ہو گیا۔ وہ ہمارے خاندان بھر میں دولت مند دکاندار بھی تھے اور دونوں میاں بیوی صالحیت میں نمونہ اسلاف تھے۔ تقسیم ملک کے بعد دونوں اپنے عزیز و اقارب کے ہمراہ لے پئے اور پیدل قافلوں کیساتھ پاکستان آ کر خانیوال میں آباد ہو گئے۔ جہاں انہیں شہر کے بارونق بازار لیاقت بازار میں ایک فرنیچر کی بڑی دکان اور اسکے اوپر دو منزلہ رہائشی مکان بھی الاٹ ہو گئے۔ انہوں نے بڑی خوشنودی کی زندگی گزاری، یہ سب کچھ حضرت شاہ محمد شریف گھڑیا لوی کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ تھا۔

عبداللہ کوثر مرحوم شعائر اسلام کے سختی سے پابند اور اسلامی اخلاق و آداب میں اپنے والدین کی طرح سلفی طرز کے انسان تھے۔ خانیوال کی مذہبی و سیاسی فضاؤں میں ایک عرصہ تک ان کا نمایاں کردار رہا۔ وہ کئی سال تک مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال کے ناظم اور مرکزی مسجد کی انجمن اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل بھی رہے، ان عہدوں کی ذمہ داریوں کو انہوں نے بخوبی نبھایا۔

جماعت کے مرحوم قائدین حاجی عبد العظیم فیروز پوری، حاجی محمد بلال، حاجی عبدالرحمان، چوہدری محمد حسن، میاں عنایت اللہ، چوہدری عبدالقادر اور خطیب مسجد مولانا عبدالرحمان یہ سب حضرات انکی خدمات کو سراہتے جو اپنے اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی بخشش و مغفرت فرمائے۔ عبداللہ کوثر مرحوم ایک کامیاب تاجر تھے، وہ اپنی امانت و دیانت اور بے لوث کارکردگی کے باعث مقامی تاجروں کی اہم

۷ اگست جمعرات کی شام خانیوال مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز کارکن اور تاجر راہنما محمد عبداللہ کوثر طویل علالت کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ (انا اللہ وانا الیہ راجعون) مرحوم کی نماز جنازہ اگلے روز جمعہ المبارک کی صبح ۹ بجے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث خانیوال میں مرحوم کے بہنوئی پروفیسر محمد سعید نقی سیدی نے پڑھائی جس میں شہر و مضافات کے علماء اور تاجر طبقہ نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔

عبداللہ کوثر مرحوم میرے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ وہ اپنے والد صوفی کریم بخش جو تحریک پاکستان کے بہادر کارکن تھے کی طرح ایک بہادر اور منظم قسم کے اوصاف حمیدہ رکھنے والے انسان تھے۔ ان کے والد صوفی کریم بخش کی کہانی بھی بڑی دلچسپ اور قابل رشک ہے۔ ملکی تقسیم سے قبل تھوڑے پنچاب کی جماعت کے امیر سید محمد شریف شاہ گھڑیا لوی تھے۔ صوفی صاحب کے صالح والدین نے اپنے بیٹے کو شاہ صاحب کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ وہ سفر و حضر میں حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ خدمت میں رہتے۔ اسی دوران انہوں نے شاہ صاحب سے ترجمہ القرآن اور کچھ ابتدائی دینی کتب کی تعلیم حاصل کر لی۔ ایک مرتبہ شاہ صاحب گھڑیا لہ سے چند میل کی مسافت پر جہاڑے شہر تشریف لائے تو جامع مسجد اہل حدیث مومنین آباد میں آپ نے درس قرآن مجید ارشاد فرمانے کے بعد سامعین کو توجہ دلائی کہ یہ نوجوان کریم بخش میرا خام غاص ہے۔ غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے، اسکے رشتہ کے لئے آپ لوگ توجہ دیں۔ میرے والد علیہ الرحمۃ شاہ، صاحب کے فرمان پر کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میری ہمیشہ ان کے لئے آپ قبول فرمائیں، چنانچہ اسی مجلس میں نکاح کر دیا گیا اور شاہ

بقیہ خسارہ کے اسباب

پر ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہیں۔

(4) اطاعت الہی پر کاربند رہنے، احکامات الہیہ کی نافرمانی سے بچنے اور پیش آمدہ مصائب پر صبر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

یاد رکھئے! پہلے دو امور کے ذریعے سے بندہ مومن اپنے آپ کی تکمیل کرتا ہے اور آخری دو امور کے ذریعے سے وہ دیگر اہل اسلام کی تکمیل کرتا ہے۔

ان چاروں امور یعنی ایمان باللہ، عمل صالح، تَوَاصُوا بِالْحَقِّ اور تَوَاصُوا بِالصَّبْرِ پر عمل پیرا ہونے والا ہی خسارہ سے محفوظ رہتا ہے اور بہت زیادہ نفع حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دنیا و آخرت کے لئے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ مولانا عبدالعلیم شرر

کے پلاٹ تیار کرتے تھے جس میں ان کو بڑا ملکہ ہو گیا تھا۔ ان کا ہر ناول مسلمانوں کی تاریخ کے کسی نہ کسی عظیم الشان واقعہ یا حادثہ سے متعلق ہوتا تھا اور اسی لیے اس میں دلکشی اور تاثیر پیدا ہو جاتی تھی۔ اس لئے لوگ اس کو ایک قصہ، ایک کہانی یا ایک افسانہ کے طور پر نہیں، تاریخ کی کتاب سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ ایک زمانہ میں ملک کے مشہور بخشی کمپنی کو ٹولہ کے شعبہ تصنیف و تالیف سے ان کا تعلق ہو گیا تھا جس کے مینیجر محمد شفیع صاحب دہلوی سے میرے چچا منشی عبدالغفور صاحب کے تعلقات تھے اور باہم خوب چھٹی تھی، انہی میں محمد شفیع صاحب کے توسط سے میرے انہی چچا اور میرے دوسرے چچا مولوی محمد احمد صاحب کا بھی جو شعر و ادب کا بہت اچھا ذوق رکھتے تھے، مولانا شرر سے بھی ربط و ضبط ہو گیا تھا۔ انہی کی صحبت و ہم نشینی کے اثر سے میرے ان دونوں چچاؤں کو بھی ناول نگاری کا ذوق پیدا ہو گیا۔ انہی کی نگرانی میں ایک نے ”دھاتی دوپٹہ“ اور دوسرے نے ”ہائے غضب“ لکھا، مؤخر الذکر ناول جو مولوی محمد احمد صاحب کا لکھا ہوا ہے اب تک میرے پاس محفوظ ہے جس کو دیکھ کر مولانا شرر اور اس کے مصنف دونوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہ مولانا شرر کے ہم مسلک اور اہل ہندو یث بھی تھے۔

کی تعلیم، طریقہ ہائے تدریس اور تعلیمی اداروں پر سیر حاصل مجھے پر قلم نہیں اٹھایا۔ فاضل مصنف نے طریقہ تدریس، عربی زبان کی ترقی اور مدارس کی اصلاح کے سلسلہ میں سعودی عرب کے علاوہ متعدد عرب ممالک کے دورے کئے اور مدارس کے نصاب اور طریقہ تعلیم کا مشاہدہ کیا اور اپنے تجربات کا نچوڑ اپنی کتاب میں پیش کیا۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

مصنف کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں درس نظامی کی تاریخ یا اس کی ترتیب کے زمانے کے سیاسی، معاشی و معاشرتی حالات، ضروریات اور تقاضوں پر لکھنے کے بجائے ”اس درس نظامی پر بحث کی ہے۔ جسے میں نے پاکستان کی متعدد درگاہوں میں خود پڑھا اور گزشتہ ۴۰ برس سے پڑھ رہا ہوں۔ (ص ۶) یہ کتاب (۲۵) ابواب پر مشتمل ہے۔ تمام ابواب بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

عربی زبان کی تعلیم اور اس زبان سے واقفیت حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

مصنف لکھتے ہیں: ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے اپنے صحابہ، خلفاء اور امت مسلمہ کو تاکید فرمائی تھی کہ تم نے عجمی ملکوں کے مسلمانوں اور معاشروں کو دین اسلام اور لغۃ القرآن کی اچھی تعلیم و تربیت دے کر انہیں اسلامی عربی تعلیم کا پابند بنانا ہے۔

دعوت اسلام اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا یہی وہ اسلوب تھا جسے قرون اولیٰ کے تمام مسلمانوں یعنی صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تمام خلفاء قائدین اور فاتحین اور مجاہدین رضی اللہ عنہم نے اپنایا اور تمام اسلامی ممالک میں عربی تعلیم کو رائج اور نافذ کیا۔

یہ کتاب بڑی جامع، علمی اور مفید و نافع ہے۔ عربی زبان کی تعلیم اور عربی زبان سے مکمل آگاہی ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ کتاب تصنیف کر کے بہت بڑی علمی خدمت انجام دی ہے۔ (مدیر اعلیٰ)



نام کتاب: درس نظامی کی اصلاح و ترقی

مؤلف: مولانا محمد بشیر سیالکوٹی حفظہ اللہ

صفحات: ۵۲۸۔

ناشر: دارالعلم، آب پارہ مارکیٹ، اسلام آباد

اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان اپنے وسیع، جامع، علمی اور ادبی سرمائے کی وجہ سے دنیا کی زندہ زبانوں میں سے ایک بین الاقوامی زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔ عربی زبان میں فصاحت و بلاغت اور اعجاز و ابجاز کلام میں اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن اس زبان سے ہماری محبت و عقیدت کے رشتے فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس اعتبار سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آخری کلام، قرآن مجید کی زبان ہے۔ بادی کائنات ﷻ کی زبان ہے۔ اہل جنت کی زبان ہے۔ اس طرح ہماری دینی زبان ہے۔ شریعت کے احکامات و مسائل، علوم شرعیہ اور ان کی تفصیلات اور مصادر عربی زبان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پوری دنیا سے لاکھوں مسلمان ہر سال حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اس موقع پر عربی زبان مقامی اور غیر مقامی مسلمانوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ جو زائرین عربی نہیں جانتے، انہیں سفر میں بعض مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایسے حالات میں مسلمانوں میں عربی زبان کی تعلیم و تدریس کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا محمد بشیر سیالکوٹی حفظہ اللہ عربی زبان کے ماہر استاد اور سکالر ہیں اور ان کو اہل علم حلقہ میں بابائے عربی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی پوری زندگی پاکستان میں عربی زبان کی نشر و اشاعت اور اس کی تعلیم و ترقی میں بسر ہوئی ہے، دن رات اور ہر لمحہ ہمدن عربی زبان کے فروغ اور اس کی نشوونما میں مصروف نظر آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے مگر کسی شخص نے ان علوم

اخبار الجماعة

”غزہ بحالی فورم“ کا قیام اور موثر سائیکل ریلی کا انعقاد

اسرائیلی دہشت گردوں کے ظلم و ستم کے شکار مظلوم فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی اور اس عظیم سانحہ پر مسلم حکمرانوں کی خاموشی کے خلاف مرکزی جمعیت اہلحدیث والہدیت یوٹھ فورس منڈی بہاؤالدین نے شہر بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کو ایک متحدہ پلیٹ فارم ”غزہ بحالی فورم“ پر اکٹھا کیا۔ جبکہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ضلعی امیر نذیر احمد خان سلفی صاحب کو کنوینر منتخب کیا گیا۔

”غزہ بحالی فورم“ نے مورخہ 17 اگست 2014ء بروز اتوار دوپہر دو بجے پریس کلب کے سامنے بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین نے خطاب کیا۔

احتجاجی مظاہرے سے قبل اہلحدیث یوٹھ فورس منڈی بہاؤالدین نے ایک عظیم الشان ”مونٹریٹ سائیکل ریلی“ کی صورت میں شہر بھر کا راؤنڈ کیا جس کے ذریعے لوگوں کو احتجاجی مظاہرے میں شرکت کیلئے دعوت عام دینے کے ساتھ ساتھ اسرائیلی ظلم و ستم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی نیز لوگوں کو فلسطینی بھائیوں کے ساتھ مالی تعاون کرنے کیلئے ”غزہ بحالی فورم“ کے ساتھ دست تعاون بڑھانے کی اپیل کی۔ ریلی کے اختتام پر کارکنان A.Y.F نے اسرائیلی پرچم کو بھی نذر آتش کیا۔

منجانب:- ناظم دفتر A.Y.F منڈی بہاؤالدین

0332-0334-4912491

اہم اعلان

مرکزی جمعیت اہلحدیث سنی گوجرانوالہ کے ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف صاحب کی علالت کے باعث امیر شی پرو فیصلہ سعید کلیرون نے مولانا محمد ابراہیم ظہیر کو شہری جمعیت کا قائم مقام ناظم نامزد کیا ہے۔ احباب جماعت نے اس حسن انتخاب پر امیر شی کا شکریہ ادا کرتے

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ہوئے انہیں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔

مولانا ابراہیم ظہیر کا نمبر 0336-7772580

منجانب:- عبدالغفار قمر ناظم اطلاعات شی

ضرورت استاد

جامع مسجد توحید اہل حدیث محلہ کٹرہ ماکی وزیر آباد کے شعبہ حفظ القرآن کے لیے ایسے قاری صاحب کی ضرورت ہے جو تدریس و امامت کے ساتھ طلبہ کی سیرت و کردار پر خصوصی توجہ دے سکیں۔ مکمل کوائف کے ساتھ رابطہ کریں۔

منجانب:- پروفیسر حافظ عبدالستار حامد 0300-6207801

(مولانا) محمد آصف 0333-4493175

درخواست دعاء صحت

مولانا عبداللہ یوسف صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ دارالحدیث و امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر اوکاڑہ ستائیس رمضان المبارک سے صاحب فراش ہیں۔ تمام احباب سے دعاء صحت کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا سے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

برائے رابطہ ناظم: 0312-4403173

دعا گو:- حکیم محمد کفایت اللہ قائم مقام ناظم مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ

وطن واپسی

سید محمد مصطفیٰ جعفر صاحب امیر تحصیل نوشہرہ درگاں 3 ماہ کے دورے کے بعد برطانیہ سے وطن پاکستان واپس آگئے ہیں۔ اپنے قیام کے دوران انہوں نے وہاں کے علماء اور اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں کی اور تبلیغی پروگرامات میں شریک ہوئے۔

منجانب:- مولانا سید محمد بلال طاہر امیر حلقہ قلعہ عالی۔

دعاء مغفرت

گزشتہ دنوں بہت سے احباب جماعت داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان میں ملک حسن علی جامعی شری پور کی صاحبزادے ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک (سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)۔

☆ مولانا عبید اللہ منڈستانی ناظم مسجد فضل اللہ بھٹہ ہزارہ راولپنڈی۔

☆ محترم مولانا سلیم اللہ عبدالباقی (مدیر دارالفرقان پشاور) کے والد گرامی، بزرگ شخصیت حضرت مولانا عبدالباقی (سکرو) جو دارالعلوم نوازی ملتستان کے سفیر تھے۔

☆ جماعت کے ہر دلیر بزرگ اور مخیر شخصیت عبدالغفار لاہوری کراچی میں انتقال کر گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) (جملہ احباب ان سب کے لئے مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے مہربان کی دعا فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا۔

عظیم خوشخبری

ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری ادویات پہلی خوراک سے اثر اور مستقل آرام دیتی ہیں۔

(کورس ایک ماہ)

(1) نجات بوا سیر کپسول (بغیر آپریشن) (2) السرمعدہ سے نجات

(3) شوگرین کپسول۔ فوری اثر مستقل آرام (4) کمزوری مثانہ سے نجات

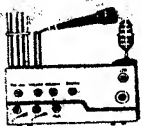
طیب قرشی ڈسپنری

کیمپ جیل لاہور

ریسرچ طبی سکارل حکیم فاروق اقبال نیو کراول شالامار ٹاؤن لاہور

رابطہ بعد نماز عصر روزانہ 0321-4388612

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپایٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

الفتح ایمپلی فائر لائوڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا سچوک نزد شی کالج گوجرانوالہ

السلامی انگریزی				
مفید علمی اور اصلاحی کتب انتہائی کم قیمت میں				
لیکچر کے مضامین میں ملنے والے نکتے اور اہل علم کی تلمیذ کے لیے				
نام کتاب	مصنف	تعداد جلد	عام قیمت	تلمیذی قیمت
تفسیر ابن کثیر اثر شیخ	ترجمہ: مولانا محمد جواد رحمانی	5	3600	1780
تفسیر القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودی	6	2500	1680
صحیح بخاری	ترجمہ: علامہ وحید الرحمن	3	3200	1580
سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانی	4	2000	980
الغنیۃ فی التفسیر	قاسم سلیمان منصور پوری	مکمل	1200	590
تفسیر القرآن	مولانا حفص الرحمن سید	2	1100	490
مختصر التفسیر	سید ابوالاعلیٰ مودودی	مکمل	680	280

دینی • روحانی • کاروباری مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل

رابطہ کیلئے

میاں طاہر شاہ

ایڈیٹر مہتاب پبلیکیشنز

0314-3010777

www.alharmain.org

0314-3010777

خوشخبری

کے تمام ضلعی صدر اپنے شائق کارڈ کی فوٹو کا پی اور مہرہ کے

اپنی حدیث

یو تھ فورس

پاکستان

ڈاک خرچ بھی خوشخبری پرنٹرز پر ادائیگی کرے گا۔

پیشکش 31 اکتوبر 2014 تک کے لئے ہے۔

فیصل

معمون قوت

دماغ و اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک اہم نسخہ

طباء، اساتذہ علماء، وکلاء اور

بذریعہ ڈاک ڈیلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

5 کلو گرام دودھ کے بھراؤ، صبح شام Wgt.: 600gm 1200/-

زعفران	جوہر مرغان	آملہ	مرقا سیاہ	مغز خیارین	الہی خورد
بادیان	شہد	اسطوخودوس	مغز فندقی	گوند کبرہ	دوق طلاء
مردارہ	بلبلہ	برہمی بوٹی	گل سرخ	دوق نقرہ	گازہاں
دارچینی	جوہر آہن	مغز اخروٹ	شفاش	مغز بادام	عاشیر
کشیڑ	موہر پختی	مغز کدو	مغز توتوز	الہی کلاں	زرک

Star Plaza, D-Ground, Faisalabad. 0314-3085577

فیصل FOODS

انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث سنی گوجرانوالہ کے نائب ناظم مالیات مولانا سید اسماعیل شاہ کی خوشداغ 21 اگست بروز جمعہ انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ شہید اہل حدیث حافظ محمد عباس انجم وند لوہی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شہری جمعیت کے قائدین سمیت مقامی علماء اور سیاسی و

کوٹ رادھا کشن میں ماہ رمضان کے دوران تبلیغی پروگرام

جامع مسجد توحید اہلحدیث رحیم رحمان کالونی میں پورا رمضان بلوغ المرام سے بعد نماز فجر درس حدیث کا انعقاد ہوا۔

15 رمضان المبارک کو بعد نماز ظہر ناظم ضلع قصور، حافظ حسن محمود کبیر پوری صاحب نے مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث کوٹ مینیاں میں درس حدیث دیا۔

25 جولائی کو بعد نماز تراویح راقم نے جامع مسجد مدنی اہلحدیث ٹول ٹکس والی میں درس قرآن دیا۔

26 جولائی بروز جمعہ جامع مسجد فاروق اعظم میں ناظم مالیات سنی جناب چوہدری محمد ایوب کیہو نے ایک افطار پارٹی کا انتظام کیا۔ پھر اسی رات بعد نماز تراویح مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب اور سید زین العابدین شاہ صاحب نے جامع مسجد بڈا میں عوام سے خطاب کیا۔

نوٹ: تمام پروگرام میاں خالد سیف اللہ امیر سنی اور A.Y.F کے تحت ہوئے۔

منجانب: حافظ محمد ذکریا عاصم ناظم سنی کوٹ رادھا کشن

0300-4992195

درخواست و دعا و صحت

مرکزی جمعیت اہلحدیث سنی گوجرانوالہ کے ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف بن شیخ اہلحدیث مولانا محمد عبداللہ گروہ کے آپریشن کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کی دعا کیلئے درخواست ہے۔ (ان کا نمبر 0300-6424457)

منجانب: عبدالغفار قمر ناظم اطلاعات سنی

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ "اہل حدیث"

ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور میں اشتہار لکھوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

- ☆ آخری ٹائٹل (فورملر) -/5,000 روپے
 - ☆ اندرون ٹائٹل (فورملر) -/4,000 روپے
 - ☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر) -/2500 روپے
 - ☆ نصف صفحہ نیوز -/1200 روپے
 - ☆ عام چھوٹے اشتہارات -/500 روپے
- نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد سلیم طبعی ہفت روزہ "اہل حدیث" 106 راوی روڈ لاہور 042-37720257, 0300-4478611

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات برائے سال 1435ھ کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ نتائج وفاق کی ویب سائٹ www.wmsp.edu.pk پر ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ تمام امیدواران کے رزلٹ کارڈز ان کے مدارس و جامعات کے ایڈریس پر ارسال کئے جا چکے ہیں، اگر کسی امیدوار کو یا کسی ادارہ کو رزلٹ کارڈز موصول نہ ہوئے ہوں تو وہ فوراً ادارہ وفاق سے رجوع کرے۔ ☆ ضمنی امتحانات مورخہ 08 نومبر 2014ء بروز ہفتہ شروع ہوں گے۔

☆ ان امتحانات کے لئے داخلہ فارم 6 ستمبر 2014ء تک وصول کئے جائیں گے۔

☆ اور ڈبل فیس کے ساتھ داخلہ فارم مورخہ 13 ستمبر 2014ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ناظم امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

0321-9451606, 041-8780274

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (ریجنز)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشیلڈ اور متعلقہ پیئیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پرسٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ سائٹ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشیلڈ اور متعلقہ پیئیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

دینی تعلیم کے ساتھ
میٹرک سائنس

کرنے والا اقامتی ادارہ



میٹرک پاس طلباء وطن البات کے لیے

مخصوص نشستوں پر

داخلہ

جاری ہے

الفیصل اسلامک سینٹر

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق یافتہ

مراحل تعلیم

الفیصل
اسلامک سینٹر

عربی و انٹرنش بول چال

تحریر و تقریر کی عملی مشق

کردار ساز تربیتی ماحول

خوبصورت لائبریری، مشفق اساتذہ

بہترین ناشتہ، دوپہر اور شام کھانا

علاج معالجہ کی سہولت

شاندار اعزاز
4½ ماہ میں مکمل حفظ

تجوید
دو سالہ

الاتقان
مع تجوید

حفظ القرآن
مع مدد

حافظ سہیل الہی ظہیر متعظم الہی ظہیر
شہید علاء احسان الہی ظہیر

مارشل آرٹس
دو شو کنگفو

میٹرک
ایم اے

درس نظامی
بخط و قلم

جامع مسجد الفیصل
379- آر بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0331-4506014

فہم بن محمد بن ابی بکر
مدیر الفیصل اسلامک سینٹر

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک اکاؤنٹ نمبر

0047930009

برانچ نمبر 0214 لائف کرنٹ اکاؤنٹ

میزان بینک اکاؤنٹ نمبر

0101053034

برانچ نمبر 7001 سیونگ اکاؤنٹ

الانڈی بینک اکاؤنٹ نمبر

0010000692380027

برانچ نمبر 0479

الانڈی ایزی کرنٹ اکاؤنٹ

یو بی ایل اوٹنی اکاؤنٹ نمبر

03457545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو و یکس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء ریسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے ایک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالادہ میر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو ریسہ کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو ریسہ کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورس تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب و الجراحت مستند درجہ اول ہوں 2 ایوارڈ اولر 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصاب	شوگر	رعشہ	بلڈ پریشر	پتھری پتہ	امراض مردانہ	عرق النساء	بال سفید ہونا	دل و کال بند ہونا	تھکاوٹ
شفیقہ	سلسلہ البول	مالی خولیا	کولیرڈل	یوریا	امراض زنانہ	مہرے مل جانا	بال چر	اعصابی کمزوری	بے اولادی
بے خوابی	سوکڑا	ٹینشن	دل کا دورہ	تھکاوٹ	وجع المفاصل	ھج و کواز	گنچاپن	یرقان	کمی ہارمونز
بند زلہ	سنگینی	کیرا	اچھارہ	گنگرین	تھکاوٹ	برص	آبی خون	استسقاء	عنانیت
لہنت	بول بتری	دمہ	السر	بولیور	گھٹیا	رولیاں	جنون	یو کیما	ایزوپرمیا
پتھری گردہ	مرگی	ٹی بی	اماس	اولاڈرینہ	نقرس	دہلیا پن	دل میں سوراخ	تھکاوٹ	سدا جوانی

حکیم حاجی عبد الرحیم پٹی نئی سنڈی حبیب آباد (والا رادھا رام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119, Telnor:0313-7545119

ام مسعود، بنت مولانا علی محمد سعیدی رحمۃ اللہ علیہ بیگم حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ

Admission Open

خوشخبری

بچیوں کی تعلیم و تربیت
کیلئے
انقلابی قدم

داخلہ جاری ہے

خوشخبری

وفاق المدارس
السلفیہ سے
الحاق شدہ

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درس گاہ

جامعہ محمدیہ اسلامیہ للبنات

ایک علمی و دعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

دو سالہ کورس

تفسیر محمدیہ

گرائمر

دو سالہ کورس

عربی الگوں

گرائمر

تین سالہ کورس

حفظ

مڈل

ایک سالہ کورس

تجدید

منزل

سات سالہ کورس

علوم اسلامیہ

میٹرک، ایف اے، بی اے

خصوصیات

- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
 - دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
 - تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
 - قیام و طعام اور علاج و معالجہ کی مثالی سہولیات
 - کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار معلمات کی خدمات
 - اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طالبات کیلئے گراں قدر انعامات
- جید علماء کرام کے خصوصی تربیتی لیکچرز کا اہتمام

0333-5176493
065-2552117

ڈاکٹر حافظ مسعود عبد الرشید اظہر

الجمعة السمعیة السلفیة للنسات لخاصوال

بنت

سکولز و کالجز کے طلباء کیلئے عظیم خوشخبری

مختصر وقت میں زیادہ تعلیم

10 شوال سے داخلہ جاری ہے

2 سالہ درسی نظامی کورس

ہماری اولین ترجیحات

طلباء میں اخلاقی تربیت، تزکیہ نفس اور عبادت کا ذوق پیدا کرنا
طلباء میں تقریری، تحریری اور تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا
طلباء کو نظم و ضبط، پابندی وقت اور انتھک محنت کا خوگر بنانا
طلباء کو سوالات کی اجازت و آزادی فکر، عزت نفس اور مقصد حیات دیتا

زیر نگرانی حضرت مولانا ڈاکٹر محمد صدیق
نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث

شرائط داخلہ

حافظ قرآن یا لکھنا پڑھنا جانتا ہو

شناختی کارڈ اور سرپرست کا ہمراہ ہونا

علاقے کے امیر کا تزکیہ اور بستر ہمراہ ہونا

نوٹ: طلبہ کیلئے قیام و طعام کا بہترین انتظام اور علاج معالجہ کی فری سہولت میسر ہے۔

رابطہ

حافظ امان اللہ محمدی ناظم جامعہ محمدیہ اہل حدیث رکھ باؤلی مرید کے 03038841248 03218841248

29 اگست 2014

احمدیہ نمازیوں کی برہنہ ہونی تعداد کے پیش نظر

مسیحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو وسیع کرنے کی جگہ خرید لی گئی جسکی قیمت 12 لاکھ روپے

اللہ مالک الملک کی کیا شان جسکو سجد کی جگہ خریدنے کے ذریعے جنت میں محل حاصل کرنے سے غریبوں کو بھی محروم نہیں رکھا چڑیا گھونسلے کے برابر بھی جو رشائے الہی کیلئے حصہ ڈالے گا۔ فرمان خداوند کے مطابق اجر پائے گا ان شاء اللہ اس مسجد میں تقریباً 750 افراد نماز ادا کر سکیں گے اور ساتھ ساتھ بے شمار طلباء کو تعلیم بھی ملا سوا وضہ حاصل کرتے ہیں مسجد میں ایک نمازی کے نماز پڑھنے کی جگہ کی قیمت 1600 روپے ہے جسے مل کر خریدنے سے بفضلہ تعالیٰ بڑی آسانی سے مینیو پیما تکمیل تک پہنچ سکتا ہے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے براہ کرم خود موقع پر تشریف لائیں اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے اور اہل عیال کیلئے جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع حاصل کریں جراںم اللہ براہ کرم کوڈ 10215 اکاؤنٹ نمبر 14335374 N.I.B. بینک

حکم الہی

ایمان افروز

عظیم الشان

المشائ

آشیہ اود

کربانہ بنھا جیے

احل لایم کی بیل

تواریخ و واقعات

آغاز خطبہ



مرکز کی بنیاد 4 لاکھ واجب الادا ہے اور جو جگہ خریدنے کی خریدی گئی ہے اس کا خطبہ جمعہ کے بعد امیر لاہور وزٹ کرتے گے

مرکز مدینہ اہل حد اہل سنڈٹ پکا برج لاہور

مقر بے باک

مقر بے مثال

فاضل نگینہ

شیر لاہور

قائد لاہور

مجاہد ختم نبوت

سرمایہ اہل حدیث

محمد

امیر مرکزی

جمعیت اہل حدیث

لاہور

مولانا

رانا

حضرت

حفظہ اللہ

صا

ارشاد فرمائینگے اللہ

0301-4990566 وانتظامیہ مسجد محمد رسول اللہ

0321-4335698 و مرکز مدینہ اہل حدیث پکا برج

0333-4622575 نزد بینکالی اڈا برکی ہڈیار ناروڈ لاہور

N.I.B. بینک 14335374 اکاؤنٹ نمبر

رانا محمد اسلم ظہیر عباسی عبدالرشید عباسی محمد شریف

حافظ

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا ★ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (الحديث)

اعلان داخلہ

رحمن ٹاؤن جھپال جھنگ روڈ فیصل آباد

مرکز النور الاسلامی

ماہر قراء کی
زنگیرانی ٹی میڈیا کے ذریعے
طلباء کی عملی تربیت

ماہانہ اور سالانہ
ریپورٹ کا اجراء

شعبہ حفظ القرآن
ماہ قراء کی زنگیرانی

شعبہ حفظ القرآن الکریم
کیلئے منفرد نظام تعلیم

خصوصیات

حفاظ کرام کیلئے تجوید و
قرأت کا بہترین انتظام

دینی علوم کے ساتھ ساتھ
عصری تعلیم کی سہولت

سیر و تفریح
کیلئے بہترین پارک اور
گراؤنڈ کا انتظام

طلباء کیلئے بہترین
قیام و طعام کا انتظام

شرائط داخلہ

- ★ شعبہ حفظ کیلئے پرائمری پاس اور ناظرہ قرآن کا پڑھا ہونا لازمی ہے
- ★ شعبہ تجوید کیلئے حافظ قرآن ہونا لازمی ہے
- ★ شعبہ درس نظامی کیلئے کم از کم مڈل پاس یا پرائمری کے ساتھ حافظ قرآن ہونا لازمی ہے

نوٹ مرکز ہذا کی شاندار مسجد اور خوبصورت تعلیمی بلاک مکمل ہو چکا ہے جو کہ 20 کمرہ جات پر مشتمل ہے اور بقیہ منصوبہ جات پرمیل درآمد جلد متوقع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
مخیر حضرات سے بھرپور مالی تعاون کی اپیل ہے

الحمد للہ شعبہ حفظ القرآن
ماہ اپریل 2014 سے جاری ہے
اور درس نظامی کی کلاس کیلئے
10 شوال سے 30 شوال تک
داخلہ جاری رہے گا

محرم الدینی انتظامیہ مرکز النور الاسلامی زیر انتظام گلیہ القرآن و الہدٰی جناح کالونی
0300-6600069 041-2649561 رحمن ٹاؤن جھپال فیصل آباد

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:
042-37729933
Fax:
042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith
042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جامعہ خدیجہ بن میمان رضی اللہ عنہ

ڈار پلازہ سیکنڈ فلور بالمقابل ریلوے اسٹیشن سیالکوٹ

ہمسفر ترین زندگی میں نبوی منہج پر ماہرین متخصص (Specialist) اساتذہ کے زیرِ آہن میں سیکھنے کیلئے

زیر نگرانی

محمد اکرم زائد

2 سال میں حیرت انگیز
جدید طریقہ تدریس سے

تَفْہِیْمُ الْقُرْآنِ وَالْحَدِیْثِ

شرائط و ضوابط:

- ★ 2 صد تازہ و تصاویر
- ★ والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو لگانی
- ★ اپنے علاقے کے کسی عالم کا ترکیب
- ★ اپنا ہسٹری ہراؤ لائیں۔
- ★ کلاس ٹائم میں موبائل فون پر پابندی
- ★ ادارہ ہمارے قواعد و ضوابط کی پابندی لازم ہوگی

داخلہ 25 شوال
تک جاری ہے

Contact: 0333-4081435
0301-3666246

مختص ہوتا ہے

- تجوید القرآن
- ترجمہ تفسیر
- اصول تفسیر
- عربی گرامر
- بلوغ المرام
- صحیح بخاری
- صحیح مسلم
- اصول فقہ
- اصول حدیث
- عربی بول چال
- اصول الدعوة والبلاغ
- مختلف فرقوں اور ادیان کی تحقیق

الْإِسْلَامُ إِلَى الْخَيْرِ
اسلامیہ جامعہ خدیجہ بن میمان رضی اللہ عنہ